وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (6-115)

خلاصہ: (قرآن میں) تیرے رب کے قوانین سچائی اور عدالت پر مشتمل مکمل ہو چکے

اللہ اپنے قوانین میں کوئی تبدیلی کرنے والا نہیں ہے وہی سننے اور جاننے والا ہے۔

عربی مدارس کا نصاب تعلیم
خلاف قرآن ہے

عزیز اللہ بوہیو

سندھ ساگر اکیڈمی ولیج خیر محمد بوہیو براستہ نوشہرو فیروز

قیمت پچاس روپیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

أَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ (39-3)

خبر دار! دین کیلئے قوانین سازی کا حق بلا شرکت غیرے خالص اللہ کو ہی حاصل ہے۔ اسلئے امامی روایات اور فقہیں دین نہیں کہلا سکتیں إِنَّا أَنزَلۡنَا إِلَیۡکَ الۡکِتَابَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّینَ (2-39) خلاصہ: ہم نے نازل کیا ہے (اے نبی!) آپکی طرف قرآن کو حق کے ساتھ پھر عبد بنو (حکم مانو!) اللہ کا (دنیا بھر کے علمی ماٰخذات سے منہ موڑ کر) خالص قرار دیتے ہوئے اللہ کیلئے قانون سازی کے استحقاق کو۔

قرآن حکیم کے فرمان مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّینَ (2-39) نے دین اسلام کے نام سے قائم مدارس عربیہ، کالجوں یونیورسٹیوں اور کلیات میں پڑھائے جانے والے علوم، علم حدیث اور امامی فقہوں کو بیک قلم دینی نصاب تعلیم سے خارج کر دیا یہ جو مشہور کیا جاتا رہا ہے کہ علم حدیث اور امامی اقوال یہ قرآن کا تفسیر کرتے ہیں انکے بغیر قرآن سمجھ میں نہیں آئیگا، یہ سب جھوٹ ہے۔

اگر ہم اللہ کے اس اعلان کہ الٓرٰ کِتَابٌ أُحۡکِمَتۡ آیَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِن لَّدُنۡ حَکِیمٍ خَبِیرٍ (11-1) یعنی اللہ حکیم و خبیر کی تفسیر قرآن کو تفسیر و تفصیل نہ مانیں اور اسکے بجاء اسے مجمل مغلق اور غیر اللہ کے علوم کا تفسیر کرنے میں محتاج قرار دیں تو مکے مدینے سے لیکر سارے ملکوں کی دینی درسگاہوں کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اپنی لاکھوں حدیثوں میں سے ایک بھی ایسی حدیث لے آئیں جس میں بقول انکے پہلے مبہم اور مجمل متن قرآن کی کوئی ایک بھی آیت یا چند آیات لکھی گئی ہوں پھر انکو انکی من گھڑت حدیث تفسیر کرتی ہو نیز اسطرح فقہی مسلکوں کے نام چڑھے کسی ایک بھی امام کا لکھا ہوا تفسیر قرآن سامنے لایا جائے اور انکی تیار کردہ فقہی ذخیرہ کتب میں سے کوئی ایک بھی ایسی کتاب سامنے لائی جائے جسکی تفصیلی جزئیات لکھنے سے پہلے اس میں ان کے بقول

(نعوذ باللہ مبہم و مجمل) قرآن کا متعلقہ مسئلہ سے متن لکھ کر پھر اس سے فقہی جزئیات کا استخراج اور استنباط کیا گیا ہو قوانین اسلام کی حدود میں محدود رہنے کیلئے اللہ نے اپنی کتاب قرآن کو ایک فریم کی طرح کنٹرولر اتھارٹی کی طرح رہنما کتاب بنایا ہے اور اس قرآن کے مخالف جتنے بھی روایت ساز اور فقہ ساز امام ہیں ان سب نے فریم اور دائرہ قرآن سے باہر اپنی کتابوں میں خلاف قرآن جزئیات لکھی ہیں اگر یہ بے لغام مافیا والے اپنے علوم روایات اور فقہیں قرآن آیات کے ذیل میں لکھتے تو قرآن ایسی عبقری کتاب ہے جو انکو ایک قدم بھی آگے چلنے نہ دیتی اور کوئی بھی اہل علم شخص ان کو پکڑ سکتا اسی وجہ سے بغیر متن قرآن کے انہوں نے اپنی سارے علوم تیار کئے ہیں تاکہ اپنی قرآن دشمنی کو چھپا سکیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ:-

کیا جناب رسول علیہ السلام نے ساری زندگی میں سواء قرآن کے کوئی بات نہیں کی، کوئی حدیث نہیں فرمائی، تفہیم دین کیلئے کوئی وعظ لیکچر اور گفتگو نہیں فرمائی، ہم عرض کرتے ہیں کہ بلکل جناب رسول نے سواء قرآن کے کئی ساری اور بھی گفتگو کی، کئی باتیں فرمائیں، جتنی کچھ کوئی پیشوا فرمانروا ہادی مہدی لیڈر باتیں کر سکتا ہے اتنی ہی باتیں ضرور فرمائیں، تو کیا وہ وہی ہیں جو مجوسی اماموں نے علم الحدیث کے نام سے دفتر بھرے ہیں کہ رسول اللہ نے آگ کی پوجا کی، بتوں کو سجدہ کیا، معاذ اللہ زناکاری کی، ایسی جملہ حدیثوں کے حوالہ جات اس کتاب کے اندر پڑھیں، جہانتک جناب رسول علیہ السلام کی باتوں اور حدیثوں اور فرمانوں کے دلائل کا تعلق ہے وہ تو انہوں نے بحکم قرآن فَذَکِّرۡ بِالۡقُرۡآنِ مَن یَخَافُ وَعِیدِ (45-50) یعنی جتنے بھی دینی قوانین بتائے ہونگے، وہ سب قرآن سے تھے سو وہ تو قرآن کی شکل میں موجود ہیں جن کو اللہ نے احسن الحدیث یعنی خوبترین حدیثوں کا نام دیا ہوا ہے۔ (23-39) سو اللہ کا قرآن جو احسن درجہ کی حدیثوں پر مشتمل ہے بتائیں یہ دار الافتاء چلانے والے مولوی مفتی اور مدعیان اسلام دستار بند لوگ کہ انکی فتاوا گاہوں سے قرآن کے حوالہ جات اور دلائل سے جوابات کیوں نہیں دئے جاتے؟ ہمارا ایمان ہے کہ جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام نے اپنے جملہ فرمودات جو دین کے حوالوں سے فرمائے تھے انکے لئے قرآن سے باہر

کوئی بھی خلاف قرآن خارجی دلیل نہیں دیا ہے تو اللہ نے جب اپنے رسول کو دین بتانے کیلئے قرآن کو مأخذ اور اصل قرار دیکر باتیں کرنے کا حکم دیکر پابند کیا ہوا ہے تو رسول سے بڑھ کر کوئی اور کون ایسا ماں کا لال ہو سکتا ہے جو غیر قرآنی دلائل سے دین پیش کرے۔ جناب رسول پر دینی مأخذ اور قوانین بنانے کیلئے اپنی طرف سے علم حدیث بنانے پر اللہ نے تو بندش عائد کی ہوئی ہے کہ فَتَعَالَى اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (20-114) اس آیت کریمہ میں صاف طور پر جناب رسول کو قرآن کے مقابلہ میں اپنی طرف سے جوابات دینے کی بندش لگائی ہوئی ہے اس وجہ سے علم حدیث بنانے والوں نے اس آیت کریمہ میں معنوی تحریف کرنے کیلئے یہ حدیث بنائی ہوئی ہے کہ نبی جب جبریل سے قرآن سنتے تھے تو اسکے ساتھ ساتھ خود بھی رٹے کے طور پر پیچھے پیچھے پڑھتے جاتے تھے اسلئے اللہ نے نبی کو روکا کہ لاتعجل بالقرآن یعنی قرآن کے ساتھ تو نہ پڑھ یہ حدیث سراسر جھوٹی ہے اس لئے کہ ذہین طالب علم استاد سے سنتے وقت چپ کی حالت میں غور سے اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں رٹے نہیں لگاتے رٹے لگانا غبی شاگردوں کا کام ہوتا ہے اگر انکی اس جھوٹی حدیث کو مانا جائیگا تو حدیث کی عبارت اسطرح ہوتی کہ لاتقرأ بالقرآن یعنی آپ قرآن سنتے وقت قرآن کے ساتھ نہ پڑھیں اور رٹے نہ لگائیں سو لاتعجل بالقرآن کی معنی ہے کہ مسئلہ دین میں قرآن کے عوض اپنی طرف سے مسئلہ کا جواب دینے میں عجلت نہ کریں بلکہ ایسی صورت میں اللہ سے مطالبہ کریں کہ وہ اپنی طرف سے آپکے علم میں اضافہ فرمائے اگر میری یہ توجیہ کہ اس آیت کریمہ کے ذریعہ سے اللہ اپنے نبی پر قوانین دین بتانے کیلئے اپنی طرف سے حدیثیں بتائے کے اوپر بندش عائد فرما رہا ہے، غلط ہے تو اس توجیہ کو غلط قرار دینے والا اس سوال کا جواب بتائے کہ آیت کریمہ کے شروع میں رب تعالیٰ نے اپنے بادشاہ حقیقی ہونے کا اعلان کیوں فرمایا ہے؟ جاننا چاہیے کہ اللہ کی جانب سے آیت کریمہ کے شروع میں اپنی بادشاہت کا اعلان فرما کر اسکے بعد اپنے رسول کو یہ حکم دینا کہ قرآن کے مقابلہ میں جواب دینے کیلئے جلدی نہ کر یہ انداز صاف صاف ثابت کر رہا ہے کہ کتاب قرآن بادشاہی فرمان ہے اسلئے حاجات انسانی کے قوانین شاہی علم سے دیئے

جائیں گے اگر کوئی منکر قرآن اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا تو وہ آیت کریمہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ۔ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ (69-45) پر غور کرے، یعنی اگر یہ رسول اپنا کوئی سا بھی قول ہمارے معاملہ میں لائے گا تو ہم اسے طاقت سے پکڑ کر اسکی سانس لینے والی رگ کو ہی کاٹ دینگے جناب رسول علیہ السلام کا خود اپنے لئے اعلان ہے کہ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ (9-46) یعنی خود میں رسول بھی تابعدار ہوں ان قوانین کا جو میری طرف وحی کئے جاتے ہیں قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (9-46) اعلان رسول ہے کہ میں رسولوں میں سے کوئی نیا رسول بن کر نہیں آیا مجھے تو اتنی بھی خبر نہیں کہ میرے ساتھ کیا کچھ کیا جائے گا اور آپکے ساتھ کیا ہو گا۔ (مقدمہ کی عبارت ختم)

قرآن بہروپیوں کے نرغے میں

اللہ عزوجل نے انسان کی سرشت اور خصلت یہ بتائی ہے کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (52-22) خلاصہ یعنی اے نبی ہم نے آپ سے پہلے جب بھی کوئی رسول اور نبی بھیجا اور جب بھی اس نے اپنی رسالت لوگوں تک پہنچائی تو ان انبیاء ورسل کے جانے کے بعد شیطان قسم کے لوگوں نے رسالت کے پیکیجز میں ملاوٹیں ڈالدیں پھر ہوتا یہ تھا کہ بعد میں آنے والے نبی کی معرفت ہم ان ملاوٹوں کو مٹا دیا کرتے تھے جسکے ساتھ اللہ اپنی آیات اور احکام کو پھر سے محکم اور مضبوط بنا دیتے تھے اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

محترم قارئین! یہ بات رب پاک نے اس دور کی بتائی ہے جب انبیاء بھیجے جانے کا سلسلہ جاری تھا اور علم خداوندی میں خیانتوں اور ملاوٹوں کے سدباب کیلئے بعد میں آنیوالے انبیاء کی معرفت علم کو خالص بنایا جاتا تھا پھر جب رب تعالیٰ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر کے (40-33) انسانوں کو آخری نبی کی معرفت جو علم وحی کی آخری کتاب عنایت فرمائی تو ماضی کی طرح کے شیطان قسم کے لوگوں کی خصلت بد کے پیش

نظر اللہ نے اعلان فرمایا کہ ہم اس قانون اور کتاب کو نازل تو کر رہے ہیں لیکن اسکی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود ہم ہی کرینگے۔ (15-9) پھر ہوا کیا وہ آپ اور ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ انسان کی وہ پرانی خصلت بد ختم نبوت کے بعد بھی آج تک علم وحی کے قوائد کو مٹانے کے درپئے ہے اب تک کے تجربہ نے ثابت کیا ہے کہ قرآن دشمن مافیا نے دین اسلام کی دوستی کا جبہ پہن کر اپنا روپ یہ دھارا ہے کہ ہم اسلام کے اصل ترجمان ہیں جبکہ انہوں نے جناب رسول کی حیات طیبہ میں ہی جناب رسول کی نبوی مجلس علمی میں جانے والوں کو یہ کہہ رکھا تھا کہ إِنْ أُوتِيتُمْ هَـٰذَا فَخُذُوهُ وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا (5-41) یعنی اگر رسول کی جانب سے یہ ہماری والی باتیں اور خیالات ملیں تو ان کو قبول کریں اگر ہماری والی باتیں نہ ملیں تو ان سے بچکر رہیں۔ یہ مذکور تو ان اہل کتاب یہود کا ہے جو شہر مدینہ کے باسی تھے اور غیر یہودیوں کے لئے بھی قرآن نے بتایا کہ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ (5-41) یعنی اے رسول آپ غمگین نہ ہوں ان لوگوں پر جو کفر میں جانے کیلئے جلدی کرتے ہیں ان میں کے کئی لوگ ایسے ہیں جو دعوی تو ایمان لانے کی کرتے ہیں لیکن ان لوگوں نے دلوں میں ایمان نہیں لایا، سوچنے کی بات ہے کہ قرآن حکیم نے منافقوں اور یہودیوں کا یہ بیان ایک ہی آیت میں ایک ساتھ بتایا ہے۔ یہاں یہ بیان کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ قارئین لوگ غور فرمائیں کہ جناب رسول کی حیات اقدس میں ہی قرآن مقدس کے دشمنوں کی کیا تو ملی بھگت ہے یعنی اللہ عزوجل اپنی کتاب قرآن کی حفاظت کن کن نامساعد حالات میں کرتا ہوا آرہا ہے۔ اس ایک ہی آیت (5-41) میں منافقین اور علماء یہود کا ملاکر موقف اور نظریہ ساتھ ساتھ پیش کرنے سے رب تعالیٰ یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ جن قرآن دشمن منافقوں نے میری جانب سے ایک ہی قرآن نازل کرنے کے باوجود (6-19) جھوٹی حدیثیں گھڑی ہیں کہ نزل القرآن علی سبعۃ احرف یعنی اللہ کی جانب سے اسکے رسول پر سات حرفوں میں سات قرآن نازل کئے گئے ہیں پھر ان بہروپیوں نے رد قرآن کی خاطر بنائی ہوئی ایسی حدیثوں کو خلافت بنو عباس کے دور سے لیکر عربی مدارس کے درس نظامی میں شامل کرکے آج تک پڑھاتے آرہے ہیں جسکا

نتیجہ بارہ تیرہ سو سال گذرنے کے بعد یہ نکلا ہے کہ حکومت سعودیہ نے ملاوٹی حرفوں پر مشتمل تین قرآن بنائے ہیں جن میں سے البوزی نامی ملاوٹی قرآن ہمیں انٹرنیٹ سے دریافت ہوا ہے اور سولہ عدد قرآن اسلام کے نام پر قائم ہونے والی مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے شہر لاہور کے اہل حدیثوں نے حرفی و لفظی تحریفات پر مشتمل تیار کئے ہیں جن کے متعلق انکا کہنا ہے کہ یہ قرآن شائع کرنے کے لئے ہم حکومت سعودیہ کے حوالے کریں گے، یہ ہے وہ بات جو کسی نے کہی تھی:

کہ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ابھی جو آپنے آیت کریمہ (5-41) کے اندر ایک ساتھ یہودیوں اور منافقوں کا ذکر ملاحظہ فرمایا، جناب قارئین انکا یہ سلسلہ مودت ان دونوں کے دور سے آج تک چلا آرہا ہے پاکستان کو قائم کرنے میں یہودیوں کی تنظیم کے فری میسنریوں کا ہاتھ تھا جسکا اہم ممبر جی ایم سید تھا جس کے ساتھ میرے بھی مراسم رہے ہیں مودودی صاحب قیام پاکستان کی مخالفت کرتے کرتے جب پہلی بار پاکستان آئے اور پھر جب پہلی بار کراچی آئے تو صبح کا ناشتہ حیدر منزل پر جی ایم سید کے گھر میں اسکے ساتھ کیا ناشتہ کی اس مجلس میں تیسرا آدمی انکے ساتھ صرف پیر علی محمد راشدی تھا فلسطینی مظلوموں کا قاتل ضیاء الحق اپنی صدارت کے دوران جی ایم سید سے ملے سندھ کے گورنر نے جو ایک فوجی جنرل تھا ضیاء صاحب کو کہا کہ آپ پاکستان کے اس دشمن سے کیوں مل رہے ہیں تو صدر صاحب نے جواب میں کہا کہ آپ صرف انکے پاکستان بنانے کے کارنامہ پر نظر رکھیں۔ فری میسن کے فریم ورک سے جنرل آصف نواز جنجوعہ صرف ایک بال کے برابر باہر ہوا تو اسکا ہارٹ فیل کر دیا گیا۔ میں بھی فری میسن کے ڈر کی وجہ سے اسکے جو عالم اسلام کی مذہبی قیادت کے ساتھ تعلقات ہیں انپر کچھ بھی نہیں کہہ رہا۔ میں دعوی سے یہ بات کہتا ہوں کہ اگر آج سعودی حکمران امت مسلمہ سے معافی مانگیں کہ انہوں نے جو قرآن میں ملاوٹ حرفی کرکے شائع کیا ہے یہ عالمی سامراج کی مسلط کی ہوئی مذہبی قیادت کی وجہ سے ایسا کیا ہے اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ قرآن ایک قرائت میں نازل ہوا ہے (6-87) ہم ملاوٹی نسخے واپس لیتے ہوئے اللہ اور امت مسلمہ سے معافی کے خواستگار ہیں تو فی الفور آئی ایم ایف والے انکا حشر قذافی

سے بھی بد تر کریں گے۔ میں نے یہاں آئی ایم ایف کا ذکر اسوجہ سے کیا کہ میں ایک ٹی
وی پروگرام دیکھ رہا تھا جس میں دو عدد یونیورسٹیوں کے دو وائیس چانسلر چینل کے
اینکر پرسن کے سوالوں کے جوابات دے رہے تھے انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف کے
ڈائریکٹر ہر سال آکر ہم سے معلومات لیتے ہیں کہ ہمارے قرضوں سے آپ کون کون
سے ترقیاتی کام کر رہے ہیں، ہم نے ایک میٹنگ میں انکو بتایا کہ تعلیم کے شعبہ میں ہم
نے اب دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں جدید مضامین سائنس تاریخ جغرافیہ کمپیوٹر
شامل کر کے انکے ہاں پڑھنے والوں کو نئی دھاراؤں میں لانے کا پروگرام بنایا ہے اسپر
جواب میں انہوں نے کہا کہ آپ اپنے دینی مدارس والوں کو انکے پرانے نصاب پڑھا
ئیں ورنہ ہم آپکی امداد بند کر دیں گے۔ شاید علامہ اقبال ملت اسلامیہ کیلئے عالمی
سامراج کی ہماری صفوں میں پاپائیت اور خانقاہیت کے روپ میں قائد امت بنی ہوئی
مافیا کو پہچان گئے تھے جن کی زبانی انکار از بتایا کہ :

مست رکھو ذکر و فکر صبحگاہی میں انھیں
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں انہیں

درس نظامی کے درجات اور کتب جو اورنگزیب کے زمانے میں مولانا نظام
الدین سہالوی نے ترتیب دیں تھی ان میں دورہ حدیث کے نام سے صحاح ستہ نامی
(قرآن دشمن احادیث کی) چھ عدد کتابیں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن
ماجہ بطور اضافی ترمیم کے شامل درس نظامی کرائیں جس کے لئے انگریز سرکار نے اٹھارہ
سو ستاون کی جنگ آزادی میں مولانا محمد قاسم نانوتوی کی شرکت کے جرم کی پاداش میں
اسکے ساتھ سودا کیا تھا کہ تیرے جرم کی سزا جیسے کہ تختہ دار ہے سو اگر آپ پھانسی سے
بچنا چاہتے ہیں تو ہمارے دو کام کرنے ہونگے ایک یہ کہ فتوی لکھو کہ آج کے دور میں
اگر کوئی شخص خود کو نبی کہلائے اور نبوت کی دعوی کرے تو محمد رسول اللہ کی ختم نبوت
نہیں ٹوٹے گی اسے کوئی خطرہ نہیں ہو گا دوسرا کام یہ ہے کہ آپ ایک مدرسہ قائم
کریں جس میں دینی علوم کے درس نظامی میں حدیث کی صحاح ستہ کے نام سے چھ کتابیں
شامل کریں۔ یہ دونوں شرط قبول کر کے نانوتوی صاحب خود تو پھانسی پر چڑھنے سے بچ
گئے لیکن صحاح ستہ نامی کتب احادیث کو درس نظامی میں رائج کر کے پورے اسلام کو

پھانسی پر چڑھا دیا (آج اگر کوئی نبی کہلائے تو ختم نبوت کو کوئی خطرہ نہیں یہ نانوتوی
صاحب کی فتویٰ اسکی کتاب تحذیر الناس میں آج بھی موجود ہے ہر کوئی پڑھ سکتا ہے)
میں نے جو علم حدیث کو درس نظامی میں لانے سے اسلام کو پھانسی پر چڑھانے سے تعبیر
کیا ہے وہ اس دلیل کے ساتھ کہ کتاب بخاری میں امام بخاری نے معاذ اللہ استغفر اللہ
جناب رسول علیہ السلام کو زانی اور بت پرست لکھا ہے زنا کے حوالہ کیلئے پڑھیں کتاب
النکاح کے باب نمبر 142 کی حدیث نمبر 218 سمعت انس بن مالك قال جاءت
امرأة من الانصار الی النبی ﷺ فخلا بها فقال والله انكن لاحب الناس الی یعنی
انس بن مالک کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک عورت آئی نبی علیہ السلام کے پاس پھر
آپ نے اسکے ساتھ خلوت کی اسکے بعد اسے کہا کہ آپ انصار کی عورتیں مجھے بہت
محبوب لگتی ہیں اور لوگوں میں سے۔ دوسرے مقام پر کتاب الطلاق کی حدیث نمبر
238 میں حدیث ہے کہ مدینہ سے قریب شوط نامی کھجور کے باغ میں جونیہ نامی ایک
عورت کو لایا گیا تھا وہاں رسول اندر اس گھر میں گئے اور جونیہ کو کہا کہ ھبی نفسک لی یعنی
آپ خود کو میرے حوالے کرو، تو جواب میں اس عورت نے کہا کہ کیا کوئی ملکہ کسی
بازاری شخص کیلئے خود کو حوالے کر سکتی ہے اور امام بخاری کی ایک حدیث میں جناب
رسول کو معاذ اللہ بتوں کو سجدہ کرنے والی حدیث کا حوالہ اور تفصیل خود اس کتاب کے
مضمون "نبی کا مشرکوں کے ساتھ بتوں کو سجدہ کرنا"۔ میں پڑھ سکتے ہیں۔

جناب قارئین! کیا مجھے یہ حق نہیں ہے کہ میں امت کے اندر یہود و نصاری
اور مجوس کی ایجنٹ مافیا جو قرآن دشمنی کی خاطر یہ خرافات پھیلا رہی ہے کہ علم حدیث
کے بغیر قرآن سمجھ میں نہیں آسکتا اور اگر حدیثیں قرآن کا تفسیر کرتی ہیں تو ابھی جو
آپ کتاب بخاری کی حدیثیں پڑھ آئے کیا ان کو آپ جناب رسول کی مدحت قرار دیں
گے یا مذمت، جناب رسول کی تعریف قرآن حکیم نے جو خود کی ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ
فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَن كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا (21-
33) یعنی جو لوگ اللہ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے اسکے قانون کی یاد سے یوم آخرت
کی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے زندگی کا نمونہ اور سمبال جناب رسول کی
شخصیت کی سیرت ہے تو اب کوئی بتائے کہ اللہ نے اس آیت کریمہ میں جو اپنے نبی کی

سمبالک پرسنلٹی کو سراہا ہے اس مدحت نبی کے مقابلہ میں کوئی بھی اہل حدیث اگر وہ
اپنے اندر میں چھپا ہوا عیسائی نہ ہو تو کیا وہ بخاری کی مذکور حدیثیں جناب رسول کی اس
تعریف میں بتائی ہوئی آیت کریمہ (33-21) کے مقابلہ میں تفسیر کیلئے پیش کر سکتا
ہے؟ میں نے کسی اہل حدیث کیلئے اندر میں اسکے عیسائی نہ ہونے کا شرط اسلئے لگایا ہے
جو کسی سرکاری آدمی کی طرف سے مجھے بتایا گیا کہ چھاپوں کے دوران اہل حدیثوں کے
ٹھکانوں سے ہمیں عیسائی لٹریچر ملا ہے۔ اسکے سواء میں ابھی کچھ دن پہلے پنجاب گیا وہاں
دوستوں نے مجھے حدیث کی کتاب مسلم دکھائی جسکا اردو ترجمہ علامہ وحید الزمان کا کیا
ہوا تھا جو مسلکا اہل حدیث تھے اور مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور سے شائع شدہ تھی
دوستوں نے کتاب کے اندر کتاب الفتن کے ایک باب میں ایک حدیث کے متعلق
سوال کیا کہ آپ اسکے بارے میں کیا کہتے ہیں باب کا عنوان تھا باب تقوم الساعة
والروم اکثر الناس پھر نیچے کی حدیث جو دوست نے پڑھکر سنائی تو مجھے وہ مکمل نیا
ماڈل حدیث معلوم ہوئی میں نے میزبان دوست سے گذارش کی کہ میرے گھر میں بھی
مسلم کتاب ہے جو مدارس میں پڑھائی جاتی ہے یہ حدیث میں اسکے ساتھ ٹیلی کر کے
دیکھوں گا مجھے یہ حدیث فوٹو اسٹیٹ کرا کر دیں جو انہوں نے مجھے ازراہ عنایت فوٹو
اسٹیٹ دلایا اور گھر میں آکر جو میں نے درس نظامی والی بغیر ترجمہ کتاب سے ملا کر
دیکھی تو لاہور والی کتاب مسلم کراچی کی کتاب مسلمؒ سے بلکل اور تھی یعنی کراچی
قدیمی کتب خانہ کے مطبوعہ کتاب میں وہ باب اور حدیث سرے سے تھی ہی نہیں جس
میں یورپ کے رومی عیسائیوں کی دنیا پر غلبہ کی وجہ انکی اعلیٰ چار خصلتیں بھی حدیث
میں گنوائی ہوئی تھیں اس سے تو میں سوچ میں پڑ گیا کہ علامہ وحید الزمان صاحب بھی
اہل حدیث تھے جس کو ملی ہوئی یہ حدیث برطانیہ کی جھنگل کی حویلی والوں کی طرف
سے سمرقند بخارا نیشاپور کی حدیث سازی کے ٹکسال کی طرح جاری کی ہوئی ہے اور میڈ
ان برٹش حدیثیں اہل حدیثوں کے روپ دھارے ہوئے علاموں کے مکاتب کی
طرف سے نت نئی تقاضائوں کے حل کی خاطر عالم اسلام کی علمی مارکیٹ میں لائی
جا رہی ہیں پاکستان گورنمنٹ میں بھی کوئی دم نہیں ہے جو ایسی چیزوں کی طرف توجہ
کرے لیکن وہ نئی حدیثوں کی گھڑاوت کی طرف بھی کیا توجہ کریگی جو آج سے اندازا

بیس پچیس سال پہلے میں نے شہر کراچی کی ایک لوکل بس میں سفر کرتے ہوئے بس پر
چسپاں ایک اسٹیکر پڑھا جس پر ایک حدیث رسول علیہ السلام کے اسم گرامی کی طرف
منسوب لکھی ہوئی تھی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ اخیر زمانے
میں ملک ہند کے ساتھ اسلام کی فوجیں لڑیں گی جو شخص بھی مسلم فوج میں بھرتی ہو کر
کفار ہند سے لڑے گا تو اسکے لئے اللہ کے ہاں اتنے اتنے درجات ہوں گے میں یہ
حدیث پڑھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ روایت جماعۃ الدعوہ کے حافظ سعید اہل حدیثوں کے
جہادی لیڈر کی مشن کی خاطر تیار کرائی گئی ہو گی حدیث سازی کی بات چلی ہے تو ایک
اپنی بات دوبارہ بھی عرض کروں کہ ذوالفقار علی بھٹو کو نئی نئی حکومت ملی تھی جی ایم
سید نے پوری سندھ کا دورہ شروع کیا یہ 1973ع کے اوائل کی بات ہے دورے میں
کئی دوست شریک تھے میں بھی تھا حاجی عطا محمد لنڈ مرحوم کے گاؤں میں ایک رات
بسیرا ہوا وہاں سندھ کے بین الاقوامی انعام یافتہ کہانی کار اور افسانہ نویس علی بابا بھی
ساتھ تھے اسنے مجھے رازدارانہ انداز میں کہا کہ ایک کام کرو میں نے کہا وہ کونسا کام تو
اسنے کہا کہ رسول اللہ کے نام سے ایک حدیث بناؤ کہ انہوں نے سندھو دیش بنانے کی
تلقین کی ہے اور فضائل بتائے ہیں میں نے اسے کہا کہ کم بخت حدیث تو حدیث جب
ہو گی جب رسول خود فرمائے ایسے کیسے حدیث بنے گی اسنے کہا باقی سب حدیثیں بھی
دوسرے لوگوں نے بنائی ہیں اگر تمنے ایک اور بنا دی تو کیا ہو گا۔ میں اب سوچتا ہوں کہ
علی بابا کی بات صحیح تھی میں غلطی پر تھا۔

اہل حدیث لوگوں کے نزدیک مسائل دین قرآن سے بتانا ناجائز ہیں۔

میرے سامنے مولانا ابوالکلام آزاد کی کتاب "تحریک آزادی" ہے جو طیب پبلشرز
یوسف مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور کی شائع کردہ ہے جس میں آخری چیپٹر
مرزائیت کے عنوان سے جو صفحہ نمبر 159 سے شروع ہوتا ہے اسی میں کوئی شخص آزاد
صاحب سے اپنے علاقہ میں کسی احمدی مرزائی قادیانی مبلغ کی تبلیغی سرگرمیوں کے
حوالہ سے کچھ استفسارات کرتا ہے جن میں مرزا غلام احمد کی دعاوی بسلسلہ نبوت کے
سوال ہیں اس حصہ میں کل چھ عدد خطوط ہیں جن میں سے ایک خط مولانا ثناء اللہ امر
تسری صاحب جو اخبار اہل حدیث کے ایڈیٹر تھے کو لکھا ہے۔ کہ مکرمی السلام علیکم

ورحمۃ اللہ جو تحریر اس میں شائع فرمائی ہے وہ نظر سے گذری حیران ہوں کہ آخر ان خطوط میں کونسی بات تھی جس سے ان دور از کار نتائج کی طرف آپ کا ذہن منتقل ہوا۔
جناب قارئین! خط لمبا ہے جو مکمل نقل کرنا ضروری نہیں اسکے حوالہ سے جو بات بھی کرنی ہے وہ یہ کہ جناب مولانا آزاد صاحب علم حدیث کے پرستار تھے خود اہل حدیث بھی تھے اس حد تک بدبودار اہل حدیث تھے جو ولیعلمھم الکتاب والحکمۃ (2:129) میں لفظ حکمت کو کتاب قرآن کی تفسیر ماننے کے بجاۓ علم حدیث قرار دیتے تھے اور مقدام کی روایت کہ "الاانی اوتیت الکتاب و مثلہ معہ" یعنی نعوذباللہ وہ علم حدیث کو قرآن کے مثل بھی قرار دیتے تھے۔ آزاد صاحب کے یہ خیالات اسکے خط میں لکھے ہوئے ہیں سو آزاد صاحب کی حدیث پرستی کے لئے اتنی یقین دہانی اگر سچی ہے تو ایسے آدمی نے مولانا ثناء اللہ کو لکھا ہے کہ میں نے اگر کسی آدمی کو ختم نبوت کے ثبوت میں صرف قرآن حکیم کے دلائل کا ذکر کیا ہے اور احادیث کا ذکر نہیں کیا۔۔۔ اب فرمائیے اگر ایسا لکھ دیا گیا تو اس میں کونسی برائی کی بات ہو گئی اس درجہ ناگواریء خاطر کا موجب ہو رہی ہے؟ محترم قارئین! آپ سمجھ گئے ہونگے کہ ابوالکلام آزاد کے خطوط میں احمدی مبلغ کے دوست کے خطوط کے جواب آزاد صاحب نے جو دئے ہیں ان میں کمی کے ازالہ کے لئے خط میں کسی مسیح موعود کے آنے کے مشہور کردہ مفروضوں سے متعلق بھی آزاد صاحب نے خلاف قرآن نزول مسیح کا نظریہ بھی قبول کیا ہے اسکی تائید میں مسیح کے آنے کا اقرار بھی کیا ہے پھر بھی اہل حدیثوں کا پیشوا جناب ثناء اللہ امرتسری صاحب اس پر سرزنش کرتا ہے اور تنابزوا بلالقاب کی حد تک آزاد صاحب کو طعن و تشنیع کرتا ہے۔
بہرحال مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کہا کہ آپ نے یہ سارا بحث اور استدلال صرف قرآن کے حوالہ سے کیوں کیا اور علم حدیث کے حوالوں سے حدیثی موقف کیوں پیش نہیں کیا۔

جناب قارئین! علم حدیث کی وسعتوں کا یہ حال ہے کہ تاریخ اسلام میں جتنے بھی باطل فرقے پیدا ہوئے ہیں بشمول مرزا غلام احمد قادیانی کے سب نے اپنے موقف کی تائید میں علم حدیث کی روایات پیش کی ہیں ویسے بھی شیعوں کی حدیثیں جدا ہیں

سنیوں کی حدیثیں جدا ہیں پھر سنیوں میں دیوبندیوں اور بریلویوں کی حدیثیں بھی جدا جدا ہیں اگر آپ ان فرقوں کے پسمنظر میں جائیں گے تو اہل حدیث اور دیوبندی سعودی حکومت کی گڈلسٹ میں ملیں گے بریلوی فرقہ کے لوگ ترکی حکومت کی گڈ لسٹ میں ملیں گے شیعہ لوگ ایران مصر اور شام کی گڈلسٹ میں ملیں گے اور اگر ان حکومتوں کے تعلقات پر جائیں گے تو مذکور مسلم ممالک امریکہ اور عالمی سامراج کے گڈلسٹ میں ملیں گے۔ نیز امریکہ اور عالمی سامراج کے تعلقات مذہبی فرقہ جاتی قیادتوں کے ساتھ براہ راست بھی ملیں گے۔ چونکہ دنیائے سامراج کی اصل جنگ قرآن سے ہے اسوجہ سے کہ یہ کتاب محنت کشوں کی لوٹ کھسوٹ کرنے سے رکاوٹ ہے (22-45) اسلئے عالمی استعمار نے اپنے گماشتہ فرقوں کو حکم دیا ہوا ہے کہ مسائل دین بجاۓ قرآن کے علم حدیث سے دیا کرو جہاں تک جدید حالات میں علم حدیث کی رہنمائی کی گنجائش کی بات ہے تو اس کے لئے سامراج کی جھنگل کی حویلیوں میں قائم کردہ حدیث ساز ٹکسالیں علم حدیث کی نئی نئی روایات پیش کرتی رہیں گی ویسے بھی امام بخاری کی سوانحی کتابوں سے استادوں نے ہمیں یہ بھی پڑھایا تھا کہ کتاب بخاری کی ایک ایک حدیث امام بخاری نے بذریعہ مراقبہ کے جناب رسول علیہ السلام سے پوچھ کر کے تصدیق کر کے بعد میں کتاب کے اندر شامل کی ہیں سو مراقبوں میں جناب رسول کے ساتھ ملاقاتیں کرنے کے آج کے دور میں بھی کئی ادارے قائم ہیں دکانیں چل رہی ہیں سجادہ نشین لوگ مریدوں کو نوید سناتے ہیں کہ جناب رسول نے مجھے خواب میں یا مراقبہ میں آپکا نام لیکر یہ حکم دیا ہے وغیرہ وغیرہ۔
بہاولپور شہر میں بزم طلوع اسلام کا ممبر مرحوم بشیر صاحب اپنی دکان پر ہر آنے جانے والے سے قران حکیم کے حوالوں سے مسائل دین شیئر کرتا تھا 1999ع میں دہشتگردوں کی آجکل بندش کردہ تنظیم کے آدمی نے اسے قتل کر دیا۔ کچھ دنوں بعد کسی دوسری واردات میں وہ قاتل گرفتار ہوا اور جیل میں قید کیا گیا مرحوم شہید بشیر کے بھائی ذوالفقار صاحب جیل میں اسکے ساتھ ملنے گئے اور سوال کیا کہ آپنے میرے بھائی کو کیوں قتل کیا؟ اس نے جواب میں کہا کہ وہ مرتد تھا مرزائی تھا تو ذوالفقار نے اسے کہا کہ آپ غلط کہتے ہیں ہم سب بشیر مرحوم سمیت مرزائیوں کو مرتد کہتے ہیں

آپکو کسنے کہا کہ میرا بھائی مرزائی تھا تو اسنے جواب میں کہا کہ میرے فلاں استاد حضرت
مولانا نے کہا تھا کہ بشیر مرزائی ہوگیا ہے پھر جھٹ سے ذوالفقار قاتل دہشتگرد کے
استاد مولوی صاحب کے پاس پہنچے اور اس سے سوال کیا کہ آپنے اپنے کارندے سے
میرے بھائی کو مرتد اور مرزائی بننے کی بات کرکے اسے قتل کرایا ہے آپ کے پاس کیا
ثبوت ہے کہ میرا بھائی مرزائی تھا تو جواب میں مولوی صاحب نے فرمایا مجھے فلاں
سرکاری عملدار نے کہا کہ بشیر مرزائی ہوگیا ہے اسے چلتا کراؤ! پھر میں فوراً اس
سرکاری عملدار کے ہاں پہنچا اور اسے کہا کہ آپ نے فلاں مولوی صاحب کو میرے
بھائی بشیر کے مرزائی اور مرتد بنجانے کی بات کرکے اسے قتل کرایا ہے آپکے پاس کیا
ثبوت ہے، ہم بزم طلوع اسلام سے تعلق رکھتے ہیں جسکا یہ نظریہ ہے کہ دین کے
مسائل صرف قرآن سے بتائے جائیں (45-50) جواب میں اس سرکاری عملدار
نے کہا کہ مجھے شہر کے فلاں اہل حدیث نے کہا تھا کہ بشیر مرزائی بن کر مرتد ہوگیا
ہے۔ میں امت مسلمہ کے بہی خواہوں کی خدمت میں عرض گذار ہوں کہ غور کریں
کہ عالمی سامراج ایمان اور دینداری کی ناپ تول داڑھی کے بالوں اور سلوار کے
پائنچوں کی ناپ سے کرتا ہے جبوں میں چھپے ہوئے بہروپیوں کے ہاتھوں خدام القرآن
لوگوں کو قتل کرارہا ہے اور حکومت پاکستان کے قانون نافذ کرنے والے کارندے ان
ملاؤں کے فرمانبردار بنے ہوئے ہیں یہ کونسی اسلامی مملکت ہے؟ کیا یہ جملہ دہشتگرد
تنظیمیں اور مذہبی بہروپیے جان پوپ پال کے اس اعلان پر عمل نہیں کروارہے کہ اس
اکیسویں صدی میں دنیا کے اندر عیسائیت غالب ہوکر رہے گی کوئی بتائے کہ کیا یہی ہے
پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الااللہ؟

قیامت میں اللہ ہم سے غیر قرآنی ناموں اور ان سے منسلک روایتی قصوں کے بارے میں کوئی سوال نہیں پوچھے گا۔

علم حدیث سازی کے شروع دور میں اس دور کے سامراج کی نیٹو قسم کی اتحاد ثلاثہ یہود
مجوس اور نصاریٰ کا اسلام کے خلاف آپس میں اتحاد تھا، جن کے فرستادگان مدعیء
امامت دانشوروں کو اسلامی علوم کی دنیا میں جناب خاتم الانبیاء کو عمر کے لحاظ سے چھ

سالہ گڑیوں سے کھیلنے والی بچی کے ساتھ خلاف قرآن عقد نکاح کرانے کی اسلئے
ضرورت پڑی جو جناب رسول کو غیر قرآنی آل دینی تھی اس آل کی منبع فاطمہ کو بھی
انہوں نے نوسال کی عمر میں جناب رسول کے چچازاد بھائی علی کے ساتھ شادی کرانی
تھی۔ اگر علماء سامراج کو فاطمہ کی علی کے ساتھ شادی سے آل رسول پیدا کرنے کی
ضرورت نہ ہوتی تو وہ عائشہ کی فرضی شخصیت اور اسکی کم سنی میں خلاف قرآن عقد نکاح
کی رام کہانی نہ بناتے (فاطمہ کی شادی کی عمر کا حوالہ کتاب اصول کافی کے باب میلاد ائمہ
میں دیکھا جائے) علمی دنیا میں جھوٹی روایات کی پیداوار عائشہ کی جناب رسول کے
ساتھ نوسال کی عمر میں شادی کا ڈنڈھورا پیٹا تو جارہا ہے لیکن فاطمہ کی علی کے ساتھ
نوسال کی عمر میں شادی کرنے پر کوئی بھی آواز نہیں اٹھتی!! تقابل اور تضادات کا ہنر
بتاتا ہے کہ فاطمہ کی شخصیت منوانے کیلئے عائشہ کی متضاد شخصیت پیدا کی گئی ہے جسکے
فرضی سوانحی تعارف پر ایسے تو مباحث کھڑے کئے گئے جو کسی اور طرف سوچنے سمجھنے
کی فرصت ہی نہ ملے۔ تاریخ اسلام میں تبراباز حدیث سازوں نے اکابرین اسلام کے
اصلی نام ہی مسخ کردئے ہیں انکی جگہ گالیوں والے نام ابوبکر، عثمان، معاویہ، عباس،
خدیجہ، فاطمہ وغیرہ معنائوں کے لحاظ سے یہ سارے نام حکم قرآن بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ (11-49) کے خلاف رکھے گئے ہیں انکی معانی سے ان
ہستیوں کی توہین ہوتی ہے۔

عربی مدارس کے درس نظامی کی قرآن دشمنی

عربی مدارس کے نصاب تعلیم میں جسکا نام "درس نظامی ہے" دوقسم کے
علوم ہیں ایک قسم کا نام فنون ہے جو صرف، نحو، منطق، ادب وغیرہ پر مشتمل ہے دوسرا
قسم دینیات کے نام کا ہے جس میں فقہ حدیث اور تفسیر ہے فن تفسیر میں کل دوکتابیں
ایک جلالین دوسری بیضاوی پڑھائی جاتی ہیں اور فن حدیث میں صحاح ستہ نامی چھ عدد
کتابوں کے علاوہ ساتویں کتاب مشکوۃ اور کہیں کہیں آٹھویں کتاب مؤطا امام مالک بھی
پڑھائی جاتی ہے باقی فقہ کی کتابیں نورالایضاح، قدوری، کنزالدقائق، شرح وقایہ اور
ہدایہ پڑھائی جاتی ہیں اور ہدایہ میں فقہ کے چاروں اماموں ابوحنیفہ (اسکے دوتین شاگرد
محمد، یوسف اور زفر) امام مالک شافعی احمد بن حنبل کے اقوال بھی پڑھائے جاتے ہیں

دینیات نامی ان جملہ کتابوں پر دعوی سے یہ تبصرہ کرتا ہوں کہ ان میں کسی بھی کتاب
کے اندر مسائل حیات کی خاطر قرآن کا متن لکھ کر اسکی رہنمائی کا کوئی بھی موقف اور
نظریہ پیش کیا ہوا نہیں ہے اور جلالین اور بیضاوی سمیت تفسیر القرآن بالقرآن سے یہ
جملہ امامی علوم یکسر خالی ہیں۔

جناب قارئین! میں نے ابھی دینیات کے اندر تین قسم کے علوم کا ذکر کیا
ایک فقہ ائمہ اربعہ دوسرا علم حدیث وہ بھی امامی روایات والا تیسرا قسم تفسیر جو وہ بھی
ان حدیثی روایات سے اخذ کردہ ہے فقہ سے متعلق اماموں کے پیروکاروں کا کہنا ہے کہ
یہ حدیثی روایات سے استنباط کردہ علم ہے یہاں یہ بات کھل کر ثابت ہوئی کہ درس
نظامی کی دینیات کا اصل واحد صرف علم حدیث ہے اور اس علم حدیث کے لئے امامی
فرقوں کی دعوی ہے کہ یہ حدیثیں قرآن کا تفسیر کرتی ہیں ان حدیثوں کے علاوہ قرآن
کو سمجھا نہیں جاسکتا۔ جبکہ یہ دعوی مکمل طور پر جھوٹی ہے اس دلیل کے ساتھ کہ آیت
إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ (4-105) کے مطابق جناب
خاتم الانبیاء علیہ السلام کو رب ذوالجلال نے دنیا میں حکومت کرنے کے لئے حکمران
بنا کر بھیجا، لاکھوں حدیثوں میں سے کوئی ایک بھی حدیث ایسی دکھاؤ جس میں جناب
رسول علیہ السلام کو حاکم بنانے کی بات لکھی ہوئی ہو، اور قرآن حکیم نے جملہ انبیاء
علیہم السلام کے لئے فرمایا ہے کہ ہم نے سارے نبیوں کو علم وحی کی روشنی میں
انقلابات لانے کے بعد حکمران بھی بنایا (79-21) کوئی بھی درس نظامی کا دستار بند
عالم اس آیت کی تفسیر لاکھوں حدیثوں میں سے کسی ایک بھی حدیث سے کھول
کر دکھائے جس میں انبیاء کرام کو دنیاوی حکمران بنانے کی بات کی گئی ہو اگر ان اتحاد
ثلاثہ یہود مجوس اور نصاری کے حدیث ساز دانشور جو امامی خول اور روپ میں اسلام کے
ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں کسی ایک بھی حدیث میں یاایہاالذین آمنوا کی تفسیر کریں کہ
آمنوا کون لوگ ہیں اگر انکی حدیثوں کے حوالوں سے یاایہاالذین آمنوا کی معنی ایمان
لانے والے ہیں تو ساری مکی سورتوں میں اس جملہ کی ترکیب سے یہ خطاب یاایہاالذین
آمنوا کہیں ایک بھی مقام پر استعمال نہیں ہوا سو کیوں جبکہ پہلے مکی زندگی میں کئی
سارے اصحاب کرام صاحب ایمان لوگ تھے جناب رسول کے ساتھ شریک انقلاب

تھے مطلب میرے الزام کا ان حدیث سازوں پر یہ ہے کہ انکے اوپر اپنے ان داتا
آقاؤں کی طرف سے یہ ڈیوٹی رکھی ہوئی ہے کہ قرآن کو غیر سیاسی کتاب بناؤ قرآن کو
دعاؤں تعویذوں کی کتاب بتاؤ اور جو فقہ کی کتابوں میں معاملات کے ابواب ہیں وہ
سب بغیر متن قرآن کے ہیں علم حدیث کی طرح انکے اپنے ہیں تاریخ اسلام میں تعلیمی
درسگاہوں اور حکومتی اداروں میں قرآن کی جگہ علم روایات کو نصاب تعلیم میں لانے کا
دور بنوامیہ کے زوال اور شکست کے بعد بنوعباس کے دور سے شروع ہوتا ہے، پھر جو
مسلم حکمرانوں کے اقتدار کی تاریخ شروع ہوتی ہے وہ اہل سنت نامی بنوعباس اور
فاطمیین کے درمیان منقسم ہوجاتی ہے تیسرا گروہ اثنا عشری شیعوں کا ہے جنکی نفری
طاقت اتنی نہ تھی جو وہ یوٹوپیائی آل کے لئے مین پاور اور افرادی طاقت سے اپنی
حکومت بنا سکیں اسلئے وہ لوگ اپنے لئے خیالی اور باطنی حکمرانی کے لقب پر راضی رہے
اصل میں یہ تینوں گروہ بنوامیہ کے خلاف جو متحد ہوکر لڑے تھے وہ اس نظریہ پر کہ
دنیا سے قرآن کی حکمرانی ختم کی جائے اور قرآن کی مستحکم حکومت جسکا بنیاد جناب خاتم
انبیاء علیہ السلام نے مدینہ میں ہجرت کرتے ہی رکھا تھا اس لئے قرآن حکیم کی جملہ
مدنی سورتوں میں یاایہاالذین امنوا کے خطاب سے جناب رسول کی حکومت کو اللہ نے
دنیا بھر کو امن دینے والا حکمران کہا ہے اسکو مٹانے کیلئے اتحادی دشمنوں نے فلسفہ آل
رسول ایجاد کیا تھا جو آل قرآن کے حوالہ سے نبی کو تھی بھی نہیں اور آج پندرھویں
صدی ہجری تک فاطمی لوگ جن کے وارث اسماعیلی فرقہ والے ہیں، اہل سنت مارکہ
زیدی شیعے اور اثناء عشری شیعہ لوگ آپس میں شروع کی طرح غیر قرآنی اور یوٹوپیائی
تصوراتی آل رسول کے بنیادی نظریہ پر سب متفق ہیں بقایا تفصیلات میں انکے اتنے تو
اختلافات ہیں جو یہ آپس میں ایک دوسرے کا خون بہانا جہاد اور ثواب سمجھتے ہیں۔
عجیب بات ہے کہ کل امویوں کے دور اقتدار میں ان کو انکے اقتدار سے ہٹانے میں
فاطمیوں اور عباسیوں کے درمیان وجہ اتحاد اور وجہ اشتراک جو آل محمد کا نظریہ بنا تھا
آج تیرہ چودہ سو سال گذرنے کے بعد بھی نظریہ آل پر یہ دونوں تینوں گروہ پہلے کی
طرح متفق اور متحد ہیں اسکے باوجود آپس کے خون بہانے کے لئے ہر وقت مستعد بھی
رہتے ہیں جس کے دو سبب ہیں ایک ہے انکا داخلی بحران جس پر میں ڈر کے مارے جان

بوجھ کر نہیں لکھ رہا دوسرا ہے انکا خارجی سبب وہ خارجی سبب یہ ہے کہ جس اتحاد ثلاثہ
یعنی یہود مجوس اور نصاریٰ نے ان تینوں گروہوں کو جنم دیا تھا اب وہ انکے درمیان لڑاؤ
اور حکومت کرو کی ٹرمنالاجی سے دنیا کے اندر سے اسلام اور مسلمانوں کی اسپین کی
طرح بیخ کنی کرنا چاہتا ہے اس ہدف اور ٹارگیٹ کو پانے کے لئے ایک تو اکیسویں صدی
کے شروع میں عیسائی کیتھولک فرقہ کے پیشوا آنجھانی جان پوپ پال بینی ڈکٹ نے
ہندستان کے دورہ کے موقعہ پر کہا تھا کہ یہ اکیسویں صدی دنیا میں عیسائیت کے غلبہ کی
صدی ہوگی، اس غلبہ کی جھلکیاں تمام بہت ہیں جن پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے جان
پوپ پال کے قول کو ہم نے مسلم مملکت انڈونشیا اور سوڈان صومالیہ نائجیریا کو ادھر تم
ادھر ہم کے نعرہ سے مذہبی بنیاد کا جو روح پاکستان کے اساس میں کارفرما تھا یعنی مذہب
کی بنیاد پر ریاستوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا وہ ان ملکوں کا بٹوارہ کرکے اقوام متحدہ کے
لسٹ میں نئی عیسائی ریاستوں کے اندراج کا اضافہ کرچکا جو یہ سلسلہ ابھی بند نہیں ہوا وہ
جان پوپ پال کے کہے مطابق دنیا بھر سے مسلمانوں کے خاتمہ تک جاری رہیگا، پاکستان
اور سعودی مملکۃ اگر اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ ہوتے تو مسلم ملکوں سوڈان اور
انڈونیشا کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجانے اور جان پوپ پال کی وارننگ پر کئی سارے
سیمینار کراتے کانفرنسیں کراتے اور مسلم ممالک کے وجود کی بقا کی خاطر کوئی عملی
اقدامات اٹھاتے اور وجوہات پر تحقیق کراتے لیکن انکے خمیر کی روشنی میں کہنا پڑتا ہے
کہ:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

میری معلومات کے مطابق امریکن سی آئی اے کی تھنک ٹینک کی ایک
میٹنگ میں یہ بحث بھی ہوا تھا کہ ہم جو سوویت یونین کے خاتمہ کے لئے مسلم امت
میں جہادی گروپ جنم دے رہے ہیں یہ سوویت کے خاتمہ کے بعد ہمارے لئے کہیں
مار آستین تو نہیں بنینگے سو انکی ایسی میٹنگوں میں جہادی لشکروں سے حفظ ماتقدم کے لئے
یہ پاس کیا گیا تھا کہ انکو اپنی دوست عسکری فورسز اور مذہبی تنظیموں کے ذریعے کنٹرول
کیا جائے نہ صرف اتنا بلکہ انکے ذریعہ سے انکے اتحادیوں کے کئی اور دشمنوں کو بھی زیر
کیا جائے سو جب سے پاکستان سرکار کے طالبان سے مصالحت کے مذاکرات شروع

ہوئے جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے تو جیو کے اینکر پرسن حامد میر نے مولانا
فضل الرحمان سے مذاکرات کے متعلق سوال کیا کہ یہ کامیاب ہوتے کیوں نظر نہیں
آرہے تو مولانا نے جواب میں کہا کہ مذاکرات کی کامیابی کی چابی جی ایچ کیو کے پاس
ہے اس کے علاوہ کچھ دن پہلے جماعت اسلامی کے سابق سربراہ منور حسن صاحب نے
فرمایا تھا پاک فوج اور طالبان کی جنگ میں مرنے والے صرف طالبان سپاہی کو ہم شہید
کہینگے تو ان دونوں تبصروں پر امریکن سی آئی اے کی میٹنگ میں جہادی فورسز کو کمان
کرنے کے لئے جو پالیسی پاس کی گئی تھی اسکے کرتے دھرتے کھل کر سامنے آگئے میں
یہ بظاہر تو موضوع سے باہر چلا گیا ہوں لیکن قطعا ایسے نہیں میں بلکل یہ ساری باتیں
درس نظامی کے مرکزی علم فن حدیث کی روشنی میں یہ باتیں کرچکا ہوں وہ اس حوالہ
سے کہ امریکہ برطانیہ کی جھنگل کی حویلیوں سے ابھی تک جناب رسول علیہ السلام کے
اسم گرامی کے حوالوں سے حدیثیں جاری کی جارہی ہیں، اسلام صدیوں سے لیکر
لاوارث ہے اسیوجہ سے تو ابھی نیا ماڈل علامہ وحید الزمان کے ترجمہ والی کتاب مسلم
میں دنیا پر عیسائیت کے غلبہ والی حدیث لائی گئی ہے جو پرانے نسخوں میں نہیں ہے جبکہ
یہ حدیث باقائدہ جان پوپ پال کے اعلان کا شرح ہے تو کوئی بھی وزارت تعلیم وزارت
مذہبی امور کا ذمہ دار شخص اہل حدیث فرقہ والوں سے سوال نہیں کررہا کہ آپ عالم
اسلام میں ایسی حدیثیں لاکر کنکی نوکری کررہے ہیں؟

قرآن کی رہنمائی میں آج بھی ہم ایک بن سکتے ہیں

علم حدیث گھڑنے والوں کی جانب سے جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کی حیوٰۃ
طیبہ کے دور میں اصحاب رسول سے نفرت کی وجہ سے کئی سارے نام خلاف حکم قرآن
گالیوں والے رکھے گئے تھے جنکی قرآن نے منع بھی کی ہے اس سے کئی فرضی
شخصیتیں وجود میں لاکر انکی آپس میں خلاف حکم قرآن فرضی جنگیں مشہور کرائی گئی
ہیں۔ ایران کے مرکز علمی قم کے فاضل ڈاکٹر کاظم علی رضا (جھنگ) نے ایک مجلس
میں فرمایا کہ شیعہ مسلک کے لوگ قرآن حکیم کا بہت احترام کرتے ہیں۔

آیت کریمہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (29-48) جنگ جمل اور جنگ صفین کو تسلیم
ہی نہیں کرتی نیز آیت کریمہ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ (6-59) کھل کر

جنگ خیبر کے لگنے کا انکار کر رہی ہے علم حدیث کی خلاف قرآن پیدا اور، جناب رسول
کی چھ اور نو سالہ فرضی دلہن جسکا نام عائشہ بتایا گیا ہے لغت کی کتاب المنجد جو ایک
عیسائی کی لکھی ہوئی ہے نے لفظ عیاش کو لفظ عائشہ کا مبالغہ قرار دیا ہے اور عیاش کی
جھوٹی اور فرضی معنی لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لئے لکھی ہے روٹی بیچنے والا، جبکہ بد
باطن اور اصحاب رسول کے ساتھ دشمنی رکھنے والے روایت ساز اپنے ہنر سے دو معنی
والے نام تجویز کرتے تھے ایک بغیر گالی والی معنی دوسری گالی اور توہین والی معنی تو
عائشہ نام کی ایک معنی جو خوشحالی کی زندگی بسر کرنے والی ہے پھر اسکے مبالغہ والے
عیاش لفظ کی دو معنی ہوئیں جسکے مطابق اس نام کی فرضی زوجہ رسول کا تعارف جو کتاب
بخاری کی حدیثوں میں موجود ہے ان حدیثوں کی روشنی میں عائشہ عیاش ان دو معناؤں
سے ایک عدد بری معنی ہے جس سے جھنگل کی حویلی کے قسم کے حدیث ساز ائمہ کی
اندر کی عداوت رسول کو تو تسکین مل جاتی ہے مطلب کی غیر قرآنی علوم جو دینیات کے
نام سے امت کے سر پر مارے ہوئے ہیں انکو خیر باد کر کے خالص قرآن سے دین سیکھنے
اور حاصل کرنے کے لئے امت کے مشاہیر کو مل بیٹھ کر سوچنا چاہیے ورنہ جتنا فرقہ ساز
علم حدیث نے پندرھن سو سالوں میں مسلم لوگوں کا آپسکی لڑائیوں میں خون بہایا ہے
اور رواں دور میں جو ہر فرقہ کے جدا جدا جہادی گروپ تیار کرائے گئے ہیں انکی کار
گذاریوں سے کسی بھی خارجی دشمن کو ڈروں حملوں کی ضرورت نہیں پڑیگی مستقبل کی
ان جملہ قیامتوں سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ہم قرآن والے مسلم بنیں اور
اپنی درسگاہوں کا نصاب تعلیم قرآن کی روشنی میں تیار کریں۔

جناب قارئین! علم روایات کی خلاف قرآن کارستانیوں کا کتنا تفصیل پیش
کروں؟ اس علم نے حج کی معنی مسخ کر کے صفا اور مروہ کی معنی پہاڑیوں پر رکھدی اور
حدیثیں بنائی کہ جناب ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی ہاجرہ اور اسکے نوزائدہ بچہ اسماعیل کو
اپنے گاؤں "ار" سے لیکر مکہ میں چھوڑ گیا جس جگہ نہ پانی تھا نہ کوئی کھانے پینے کا راشن
سو بچہ اسماعیل کو پانی نہ ملنے کی صورت میں پریشان ہو کر اسکی ماں صفا مروہ پہاڑیوں کے
درمیان پانی کی تلاش میں دوڑی ہے اسلئے حاجیوں پر تا قیامت وہاں دوڑنا لازم کیا گیا ہے
جبکہ قرآن حکیم کا اعلان ہے کہ اسماعیل کمانے کی عمر تک اپنے والد ابراہیم کے ساتھ

رہا ہے (100 تا 102-37) قرآن کے اس فرمان سے اسماعیل کی ماں کے ساتھ مکہ
میں آنے اور اسکی ماں کا بچہ کے پیاس کیلئے پانی کی تلاش میں دوڑنا اور بچہ اسماعیل کا پانی
کیلئے ایڑیاں رگڑنا جس سے زم زم کا چشمہ ابل پڑا یہ سب باتیں جھوٹ بنجاتی ہیں یہ
سارے جھوٹے قصے خلاف قرآن عربی مدارس میں پڑھائے جاتے ہیں۔ اس طرح علم
حدیث بنانے والوں نے قانون تخلیق خداوندی لا تبدیل لخلق اللہ کے خلاف جناب
عیسی علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کا ڈنڈھورا پیٹا ہے جبکہ سورت الانعام میں انبیاء
اللہ زکریا یحی عیسی الیاس اسماعیل یسع یونس لوط علیہم السلام ان جملا انبیاء علیہم کے
لئے اللہ نے مشترکہ طور پر انکے آباء واجداد کا ذکر فرمایا ہے (87-6) پھر کون سے
دلیل کے ساتھ ان آیات میں سے جناب عیسی علیہ السلام کے نام کو کاٹ کر بن باپ
بنایا گیا ہے کیا علم الاحادیث والے قرآن کو لاوارث قرار دیتے ہوئے اسکے اعلانات کو
کاٹ رہے ہیں۔۔

ایسے کہ جیسے کسی کا خدا نہ ہو

امام بخاری کا جناب رسول کو مشرکوں کے ساتھ بتوں کی تعظیم میں سجدہ کرتے ہوئے دکھانا وہ بھی نبوت ملنے کے بعد۔

علم حدیث کے فن میں امام واقدی کا بھی بڑا نام ہے جسکی روایت ہے کہ
جناب رسول علیہ السلام کفار مکہ کے سامنے سورت النجم کی آیت کریمہ پڑھ رہے تھے
کہ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ۔ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ (20-53) اس آیت کے بعد
بجاء اللہ سے ملی ہوئی وحی کردہ اگلی آیت 21 کے پڑھنے کے فرمایا کہ تلك الغرانیق
العلیٰ وان شفاعتھن لترتجی یعنی یہ بت بلند وبالا ہستیں ہیں انکی شفاعت اور سفارش
میں قبولیت کی امید کی جاسکتی ہے اور ان بتوں کی تعظیم میں جناب رسول اور اسکے
مؤمنین صحابہ سمیت اور مشرکین کفار سب ایک ساتھ سجدہ میں پڑ گئے اب اس
واقدی کی روایت کو قارئین مہربان ذہن میں رکھتے ہوئے کتاب بخاری کی اس حدیث
پر غور کریں جس میں ہے کہ عن ابن عباس ان النبی ﷺ سجد بالنجم وسجد

معه المسلمون والمشركون والجن والانس۔ حوالہ ابواب الکسوف باب سجود المسلمین مع المشرکین باب نمبر 686 حدیث نمبر 1006 یعنی ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سورۃ النجم پڑھتے ہوئے سجدہ کیا اور ان کے ساتھ سجدہ کیا مسلموں نے مشرکوں نے جنوں نے انسانوں نے۔ اس حدیث میں امام بخاری نے واقدی کی حدیث کا دوسرا حصہ یعنی نبی اور کافروں کا ایک ساتھ سجدہ کرنا تو مان لیا باقی اگر لات عزیٰ منوۃ اخریٰ کے بعد انکی شان میں تعریفی اور تعظیمی جملے تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی نہیں بولے مگر ایسے جملے بولنے کے بجاء انکی مطلوبہ تعظیم یعنی عملی طور پر بتوں کی بلند مقامی کو تسلیم کرتے ہوئے انکو سجدہ کرادیا یہ تو واقدی سے بھی بازی لے گئے رہا معاملہ کہ متبعین بخاری اہل حدیث فرقہ والے یا دیوبندی اور بریلوی اہل سنت کہلانے والے بخاری کی امامت اور ایمان کو بچانے کی جو تاویل کرتے ہیں کہ حدیث بخاری میں یہ نبی کا مؤمنوں کا کفارر اور مشرکوں کے ساتھ جو سجدہ ہے یہ سورۃ کی آخری آیت نمبر 62 میں حکم فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا (53-62) کے ذیل میں ہے یہ سجدہ اسکے اتباع میں ہے اگر علم حدیث کے پیروکار مذکور فرقوں کی اس بات کو درست تسلیم کریں گے تو پھر انکے بقول سجدہ کرنے والے مکہ کے جمع مشرکین اور کافرین لوگوں نے اللہ کا حکم فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا یعنی اللہ کو سجدہ کرو اور اسکی عبادۃ کرو کو قبول کردیا اور اسپر عمل بھی کرکے دکھایا، اسطرح سے تو یہ سب لوگ مؤمن و مسلم ہوگئے کیونکہ سجدہ کرنا تو ایمان لے آنے کا عملی ثبوت ہے اور جبکہ نزول سورۃ النجم کم سے کم نبوت کے پانچویں چھٹے سال کا وقت ہے پھر کفار جب رہے ہی نہیں تو انکے مظالم سے ہجرت کیوں ہوئی اگر ہوئی بھی سہی تو بدر اور احد میں لڑنے کیلئے کون لشکر لاکر جنگ کرنے آئے تھے۔

مناسب سمجھتا ہوں بلکہ ضروری سمجھتا ہوں کہ قارئین کی خدمت میں حدیث ساز لوگوں کی طرف سے قرآن میں چودہ بار سجدہ تلاوت کا پس منظر بھی پیش کرتا چلوں بلکہ جو کسی حد تک پیش ہو بھی چکا ہے لیکن مزید وضاحت کے طور پر عرض گذار ہوں کہ یہ حدیث ساز گروہ، اسلام قرآن اور جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کا ازلی دشمن ہے جب ہی تو واقدی اور امام بخاری نے جناب رسول کو لات، منات، عزی نامی

بتوں کے نام سنتے ہی انکی تعظیم میں نعوذ باللہ انکو سجدہ کرایا ہے اور جناب رسول کو بت پرست ثابت کیا ہے یہ بات تو میرے مخالف قارئین یعنی مذکور حدیث پرست فرقوں والے بھی تسلیم کرتے ہیں کہ بخاری کی اس حدیث میں کفار اور مشرکین کا سجدہ کرنا یہ انکے اسلام لانے کا ثبوت نہیں ہے اور وہ سب کافر مشرک سجدہ کرنے کے بعد بھی مؤمن اور مسلم نہیں ہوئے تھے اگر انکے سجدہ کو اسلام لانے سے تعبیر کرینگے تو پھر انکا دوبارہ مرتد بننے کیلئے علم حدیث بنانے والوں نے ایسی کوئی حدیث نہیں بنائی ہے جس سے ثابت ہو کہ کافر مشرکون کا سجدہ لات عزی اور منواۃ نامی بتوں کیلئے تھا سورت کی آخری آیت کے حکم کے ذیل میں نہیں تھا جس سے انکا ایمان لانا اور اسلام لانا ثابت ہو جاتا ہے ہاں اگر یہ فالٹ حدیث بنانے والوں کے ذہن میں آجاتا کہ اگر کافر اور مشرک لوگوں نے آخری آیت کے حکم کے اتباع میں سجدہ کیا ہے۔ اس سے تو وہ مومن ہوگئے سو اسٹوری کے اس جھول کو درست کرنے کیلئے وہ ضرور انکے لئے ایمان لے آنے کے بعد پھر انکے مرتد ہونے کی بھی کوئی حدیث بناڈالتے۔ حدیث ساز اماموں نے جو کافر اور مشرک لوگوں کے سجدہ کرنے کا ذکر کیا ہے اس میں انہوں نے جناب رسول کو کفار کے بتوں کو سجدہ کرنے میں انکے ساتھ عملی ساتھ دیتے ہوئے دکھایا ہے معاذ اللہ نعوذ باللہ یعنی جناب رسول کو بھی بتوں کی تعظیم میں سجدہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اگر یہ میری بات غلط ہے تو کوئی بھی دستار بند ملا مولوی مشرکوں اور کافروں کے سجدہ کرنے سے ایمان لانے کے بعد انکا دوبارہ مرتد ہونا انکی اپنی والی احادیث میں سے ثابت کرکے دکھائے، اگر یہ کافروں اور مشرکون کے دوبارہ ایمان سے ارتداد کی حدیث نہیں دکھا سکتے تو باقی تیرہ سجدہائے تلاوت کے موقعوں پر کفار اور مشرکوں نے سورۃ النجم کے سجدہ کی طرح سجدہ کیوں نہیں کیا؟ اس سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث اور حدیثوں کے پیروکاروں کے ہاں بھی انکا مسلک امام بخاری والا ہے کہ نعوذ باللہ جناب رسول اللہ نے بھی لات عزیٰ اور منوٰۃ کی تعظیم کرتے ہوئے انکو سجدہ کیا ہے۔

اور باقی تیرہ سجدہائے تلاوت میں جناب رسول کے سجدہ کرنے کے ساتھ
مشرکوں اور کفار کا سجدہ اسلئے نہیں ہے جو ان آیات سجدہ میں لات عزیٰ منوٰۃ بتوں
کے نام نہیں ہیں۔

انتباہ

میں عزیز اللہ بوہیو اللہ کے فضل سے جمیع احکامات قرآن پر ایمان رکھتا ہوں
میں قیامت یوم الحساب کے موقعہ پر حجت کی خاطر یہ دعوی کے ساتھ وضاحت کر
رہا ہوں کہ بخاری کی اس حدیث سے مقصد حدیث سازوں کا جناب رسول علیہ السلام
کی توہین کرنی ہے کہ انہوں نے معاذاللہ نبوت کے ایام میں سورت النجم کے نزول کے
وقت کافروں کو سناتے وقت معاذ اللہ بتوں کو سجدہ کیا ہے اور اپنی اس بدباطنی کو چھپانے
کیلئے یہ جڑتو مسئلہ گھڑا ہے کہ قرآن میں جب جب سجدہ کرنے کے لئے امر کے صیغہ
کے ساتھ حکم آئے تو فی الفور وہیں کے وہیں اسی وقت سجدہ تلاوت کرنا ہے یہ جھوٹ
اصل میں جناب رسول کو کفار کے بتوں کو سجدہ کرنے سے، علماء قرآن کی طرف سے
انکار کرنے اور چیلنج کرنے کی وجہ سے ایجاد کیا گیا ہے تاکہ وہ اپنی بدباطنی کو چھپا سکیں،
افسوس کہ ناموس قرآن اور ناموس رسول پر یہ الزامات اور توہین آمیز بہتان مدارس
عربیہ کے درس نظامی نامی نصاب کی کتابوں میں امت مسلمہ کی اولاد کو درسا پڑھائے
جاتے ہیں اور جناب رسول اور اللہ کے قرآن کا کوئی وارث اس درس نظامی کی خرافاتی
روایات کو چیلنج کرنے سامنے نہیں آرہا، سو سجدہ تلاوت کے اختراع پر قارئین کی
خدمت میں عرض کروں کہ قرآن حکیم میں جتنے بھی اوامر و نواہی ہیں انپر ایمان لانے
کے بعد حکم کے مطابق تاحیات مثبت اور منفی حساب سے عمل کرتے رہنا ہے اور یہ
مقصد نہیں ہے کہ صرف آیت سجدہ پڑھتے وقت ہی فی الفور سجدہ کرنا ہے اور جبکہ
سجدہ کی یہ معنی بھی صحیح نہیں ہے جسطرح یہ مروج سجدہ الٹی طرح گرنے سے ادا کر
رہے ہیں کیونکہ سجدہ کی معنی قرآن حکیم نے خود سمجھائی ہے وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ
(16-50) یعنی وہ کام کرنے ہیں جن کا حکم دیا جائے۔

اگر میری یہ بات غلط ہے تو کوئی بتائے کہ آیت کریمہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (77-22) میں جو
تین عدد احکام دیئے گئے ہیں ایک رکوع کرنے کا دوسرا سجدہ کرنے کا تیسرا کوئی سانیک
کام کرنے کا، درس نظامی کے مصنفین جن کی بڑی کھیپ جو بارہ امامی شش امامی اور چہار
امامی شیعوں پر مشتمل ہے ان سب میں سے کسی نے بھی اس آیت کے حکم سے سجدہ
تلاوت کی طرح، تلاوت والا رکوع اور تلاوت والے کار خیر کو وہیں سجدہ کی طرح
دوران تلاوت رکوع کرنے کا حکم نہیں دیا اور وہیں کے وہیں دوران تلاوت کوئی سا
کار خیر یعنی کسی بھوکے ننگے یا بیمار کی حاجت روائی کرنے کا حکم نہیں دیا سو کیوں؟ کیا اللہ
کے جملہ احکامات اوامر اور نواہی سب برابر نہیں ہیں؟!!

درس نظامی پڑھانے والوں کا قرآن پر جھوٹ

مکہ مدینہ سے لیکر سارے عالم اسلام میں جھنگل کی حویلیوں کے تیار کردہ
اماموں اور عالموں کی یہ دعوی ہے کہ قرآن ایک مبہم کتاب ہے اسے علم حدیث ہی
کھولتا ہے سواء حدیث کے قرآن کو سمجھنا مشکل اور محال ہے قارئین حضرات نے ایک
تو ابھی ابھی بخاری کی حدیث سے قرآن کی تفسیر سورت النجم کی آیت (20-53) میں
دیکھ لیا کہ ان اماموں نے جناب رسول کو معاذاللہ اپنی تفسیر میں بتوں کو سجدہ کرادیا ہے
سو محترم قارئین کو میں زحمت دیتا ہوں کہ آئیں اور قرآن سے معلوم کریں کہ کیا وہ
اپنی تفہیم تفسیر اور تفصیل کے لئے کسی ازبک تاجک نیشاپوری روایت ساز امام کا محتاج
ہے؟ جواب میں قرآن حکیم فرماتا ہے کہ الر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ
حَكِيمٍ خَبِيرٍ (1-11) یعنی میں اللہ اپنی کتاب کو دیکھتے ہوئے بتا رہا ہوں کہ یہ میری
کتاب ساری کی ساری محکم آیات پر مشتمل ہے اسکے بعد یہ کتاب تفصیل کی ہوئی ہے
حکیم اور خبیر اتھارٹی کی طرف سے (جو حکیم اور خبیر اتھارٹی خود اللہ کی ذات ہے)
دوسرے مقام پر فرمایا کہ وَلَقَدْ جِئْنَاهُم بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ (52-7) یعنی ہم ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب لے آئے ہیں جو ساری کی
ساری علمی اور ہدایت کے پیمانوں پر تفصیل کردہ ہے (لیکن یہ بات ضرور ذہنوں میں
رہے کہ) اس کتاب کی تفصیل ایسی قوم کیلئے ہے جو ایمان رکھنے والے ہوں اللہ پر۔

اب ہر کوئی جا کر دیکھے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں یا ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ہاں سے ملنے والی نصاب تعلیم کے درس نظامی اور تبلیغی نصاب کو مروج کے لئے تنخواہوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

جناب قارئین! میں نے جو ابھی عرض کی کہ درس نظامی کے فاضل دستار بندوں کا یہ اعلان ہے کہ قرآن کو انکی احادیث اور روایات ہی تفسیر کرتی ہیں پھر یہ لوگ اپنی ایسی دعوی کے بعد جھٹ سے فاتحانہ انداز میں سوال کرتے ہیں کہ دکھاؤ قرآن میں انکی والی نماز کا تفصیل رکعات کی تعداد ترتیب اور سجود کے ساتھ وتر کی نماز تراویح کی نماز مشکل کشائی کی نماز، تہجد اور اشراق کی نماز کی تفاصیل کہاں لکھی ہوئی ہیں کس سورت اور کس پارے میں لکھی ہوئی ہیں۔ تو جواب میں ہم بھی ادب سے ان فضلاء کرام سے سوال کرتے ہیں کہ از راہ عنایت لاکھوں تعداد کے ذخیرہ احادیث میں سے کوئی ایک ہی حدیث ایسی بتائیں دکھائیں حوالہ دیں جس میں پہلے قرآن حکیم میں بقول انکے معاذ اللہ مبہم نماز یا مبہم صلوۃ کی آیت لکھی گئی ہو پھر علم حدیث کی روایت اسکا تفسیر اور تفصیل پیش کرتی ہو جس حدیثی تفسیر سے قرآن کے متن کے ابہام کو بھی کھولا گیا ہو اور متن حدیث میں پانچ نمازوں کی تعداد کے ساتھ انکی رکعات کا عدد سجود کا عدد اور اوقات کا تعین جس سے قرآن کا ایسا ابہام جسے تصریف آیات نے بھی نہ کھولا ہو۔ لاکھوں احادیث میں سے کوئی ایک ہی حدیث کوئی بھی شیخ الحدیث لے آئے میدان میں میں دعوی کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپکے پاس ایسی کوئی ایک بھی حدیث نہیں ہے اسلئے تنخواہ خوری پر امام اور دانشور بنے ہوئے فاضلوں کے ساتھ بھی قرآن حکیم خطاب فرماتا ہے کہ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ-فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ-لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ-تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ-أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ-وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (77 تا 82-56) خلاصہ (ارضی اور سماوی حقائق شاہد ہیں کہ) یہ قرآن بہت ہی معزز کتاب ہے جو نہایت محفوظ ہے جسکا تمہاری حدیثیں کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گی) قرآنی مطالب کو ذہنوں کی پاکیزگی سے ہی پہنچا جا سکتا ہے یہ کتاب تو عالمین کو پالنے والے رب کی نازل کردہ ہے یہ کتاب قرآن احسن ترین حدیثوں والی کتاب ہے (23-39) ان قرآنی احسن حدیثوں کے حقائق کو آپکی مجوسی آتش پرست

اماموں کی گھڑی ہوئی احادیث سے ٹس سے مس بھی نہیں کیا جا سکتا جن اکاذیب کے پلندوں کو تمنے روزگار کا وسیلہ بنایا ہوا ہے۔

علم حدیث کو علم السنۃ کے نام سے مشہور کرنے کا پسمنظر

محترم قارئین! آپ نے سنت رسول، قرآن و سنت کے اصطلاحی جملے ضرور سنے ہونگے درس نظامی کی علمی دنیا میں جن کی سرپرستی بنوعباس کے عرصہ خلافت سے لیکر آج تک قدیم قران دشمن اتحاد ثلاثہ یعنی یہود مجوس اور نصاری کرتے ہوئے آرہے ہیں رد قرآن میں گھڑے ہوئے علم حدیث کو علم السنۃ کے نام سے موسوم اور مشہور کرنا یہ انکا اور انکے ٹکڑوں پر پلنے والی امامی گینگ کا کارنامہ ہے جس کا اصل مقصد یہ ہے کہ علم الاحادیث کو اللہ کا عطا کردہ وحی خفی نامی علم تسلیم کرایا جائے ویسے تو لفظ سنۃ قران حکیم میں کل اٹھارہ بار استعمال ہوا ہے جن جملہ استعمالات میں ایک بار بھی لفظ سنۃ کو کسی بھی غیر خداوندی علمی سبجیکٹ کے عنوان سے منتھی کر کے نہیں لایا گیا ہے اصل میں اتحاد ثلاثہ کی علمی لیبارٹریوں اور جھنگل کی حویلیوں سے تیار شدہ امامی کھیپ والے جانتے تھے کہ وہ رد قرآن میں بنائی ہوئی اپنی حدیثوں کو جناب رسول کے اسم گرامی سے منسوب کرنے کے بعد بھی جب تک اسے اللہ سے عطا کردہ وحی کا کوئی سا قسم نہیں قبول کرا سکینگے اتنے تک قرآن سے مقابلہ کرنا مشکل ہوگا۔

درس نظامی کی سرپرست تھنک ٹینک کے یہود مجوس و نصاری کے دانشور جانتے تھے کہ لفظ سنۃ پورے قرآن میں جناب خاتمی المرتبت رسول علیہ السلام کے نام کے ساتھ کہیں بھی استعمال نہیں ہوا ہے اور نہ ہی علم الحدیث کی روایات کے ساتھ اسکا استعمال ہوا ہے اسکے باوجود انہوں نے دیکھا کہ لفظ سنۃ قرآن حکیم میں جب اللہ کے نام کے ساتھ یعنی اللہ کا قانون اللہ کا طریقہ اللہ کا دیا ہوا اسلوب اور سسٹم کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے تو جناب خاتم الانبیاء کے اسم گرامی کے ساتھ اسکے استعمال نہ ہونے کے باوجود اتحاد ثلاثہ کی مافیائی قرآن دشمن ٹیم نے اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ کر انکو علم سنۃ، قرآن و سنت اور سنت رسول کے نام دئے تا کہ انکی روایات کو بھی علم قران کے مثل اور مترادف خداوندی علم قبول کرایا جا سکے اس تیرہ سو سالہ پرانی سازش نے اتنے تو بال و پر کھولے ہیں جو اب باقاعدہ اہل سنت اور سنی مارکہ اسلام بھی قرآن کے

دئے ہوئے اسلام کے مقابلہ میں اپنی ایک مکمل شناخت بنا چکا ہے جسکا نصاب تعلیم رد قرآن میں بنائی ہوئی احادیث ہیں اور اہل سنت مار کہ اسلام جو زیدی شیعت کی پیداوار ہے اسکی جملہ ذیلی برانچیں، اثنا عشری اور اسماعیلی شیعت کی طرح مسائل دین قرآن کے بجاء اپنے اپنے اماموں کی فقہوں اور روایات سے پڑھتے پڑھاتے ہیں، سیکھتے اور سناتے ہیں۔ آج عملی طور پر کتاب قرآن دشمنوں کی بنائی ہوئی حدیثوں سے شکست کھا چکا ہے۔ قرآن حکیم کے قانون پر جناب رسول علیہ السلام نے حکومت قائم کی (4-105) اس میں صدیوں سے رائج غلامی اور غلام سازی پر بندش کا قانون قرآن لاگو کیا گیا (8-67) (47-4) (35-18) (53-38) اسکے مقابلہ میں علم حدیث اور امامی فقہوں نے غلامی کو از سر نو جائز بنا کر رائج کیا جن کے ایسے رواج سے بنو عباس کے کئی خلفاء اسلام اور باطنی اسلام کے کئی امام لونڈیوں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ انکے لئے حوالہ جات اتنے ہی کافی ہیں کہ باطنی حکمران اماموں کی تاریخ کتاب اصول کافی میں میلاد ائمہ کے ابواب میں انکے شجرے پڑھے جائیں اور خلفاء اہل سنت کے شجرے تاریخ بنو عباس کے کسی بھی کتاب میں انکے خاندانی شجرے مل جائیں گے۔

قرآن نے شادی کی عمر کے لئے ذہنی رشد تک پہنچنے (6-4) اور جسمانی پختگی تک پہنچنے کی عمر (15-46) بتائی جو تیس سال کے آس پاس بنتی ہے شادی کے سواء نبوت کے لئے عمر کی حد چالیس سال ہے۔ جبکہ امامی علوم کے درس نظامی والے علم میں شادی کی عمر امام بخاری اور امام یعقوب کلینی کے حوالوں سے چھ سال اور نو سال بنتی ہے معاشی معاملہ میں قرآن نے ضرورت سے زائد مال رکھنے پر بندش لگائی ہے (2-219) اور علم حدیث نے نو لمٹ جاگیرداری کو جائز کیا ہوا ہے علم حدیث کے ذریعے قوانین قرآن کو رد کرنے کی مزید کچھ مثالیں میری کتاب فتنہ انکار قرآن کب اور کیسے میں ملاحظہ کئے جائیں اور اس موضوع کو غور سے پڑھیں گے تو پھر گا سلیٹی اور گلابی مسلم حکمرانوں کے اس اسلامی قانون کی معنی سمجھ میں آجائے گی جس میں وہ بھی عبارت لکھ کر امت مسلمہ پر اپنی اسلام دوستی جتلاتے اور تھوپتے ہیں کہ ہم نے آئین میں یہ لکھ دیا ہے کہ ملک کا کوئی بھی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائیگا اس قسم کے اعلان کی تو صاف صاف یہ معنی نکلتی ہے کہ انکی والی علم حدیث کی سنت کو باقی

اور رائج رکھنے سے قرآن کو میدان پر آنے ہی نہیں دیں گے۔ یعنی علم حدیث کا نام ہی جب علم سنۃ ہے جسکی حدیثیں بنائی گئی ہی قرآن دشمنی کے بنیاد پر ہیں تو جب تک حدیثیں سلامت رہیں گی اتنے تک قرآن کے آنے کے راستے بند رہیں گے۔ مسلم امت کی علمی دنیا کا عباسی دور کا وزیر اور پہلا نامور عالم بنام نظام الدین بھی فاطمی شیعہ تھا اور دوسرا درس نظامی کا مرتب عالم دین نظام الدین سہالوی بھی حنفی اور زیدی شیعہ تھا۔ مدارس عربی کے تیسرے درس نظامی کا مرتب مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی بھی حنفی زیدی شیعہ تھا یہ آخری دو خود کو اہل سنت بھی کہلاتے ہیں جو اصطلاح عباسی خلفاء کی زیدی حنفی شیعت کا ملخص ہے، مطلب کہ قرآن حکیم کا اقتدار امت مسلمہ کی درسگاہوں اور حکمرانی کی مسندوں سے بنوامیہ کے زوال کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا۔

امام ابو حنیفہ جو زیدی شیعت کا بڑا لیڈر تھا اسنے جو اپنی کنیت حنیفہ کا ابا رکھی تھی اس میں بھی بڑی چالبازی ہے جو حنیفہ نامی کوئی بھی لڑکی اسکی بیٹی نہیں تھی یہ نسبت صرف معنوی طور پر دھوکہ دینے کے لئے تھی کہ حنیفہ کی معنی ہے باطل سے منہ موڑ کر حق کی طرف آنیوالا، یعنی صرف کنیت سے لوگ سمجھ جائیں کہ یہ کوئی بڑا حق پرست ہے۔ اسطرح فاطمی خلافت کا مذہبی امام اول اسکی بھی کنیت ابو حنیفہ تھی بغیر حنیفہ نامی لڑکی کے باپ ہونے کے صرف دھوکہ دینے کے لئے اہل سنت کے ابو حنیفہ کی طرح۔

اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کا معنی و مفہوم قرآن کی روشنی میں

عنوان میں دیئے ہوئے جملہ کے معنی کوئی مشکل نہیں ہیں لیکن اسے قرآن مخالف گروہ جو نزول قرآن سے لیکر آج تک دنیا والوں کو قرآن سے منہ موڑے رکھنے کیلئے تگ ودو میں مصروف ہے نے اس جملہ اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کے معنی میں اللہ اور اسکے رسول کے درمیان دوئی پیدا کی ہوئی ہے۔ اس گروہ کے مخالفین قرآن لوگ اتحاد ثلاثہ یہود مجوس اور نصاریٰ کی پیداوار ہیں جنہوں نے رد قرآن کیلئے کئی علوم گھڑے ہوئے ہیں۔ جن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ قانون سازی میں اتھارٹی اکیلا اللہ نہیں ہے اس کے ساتھ جناب رسول علیہ السلام کی شخصیت بھی شریک ہے۔ پھر شروع میں انہوں نے جناب رسول کے اسم گرامی کے نام سے ان کی باتیں علم حدیث کے نام سے

منسوب کر کے گھڑی ہیں بعد میں ان احادیث سے بطور اجتہاد کے کئی علوم فقہ مستنبط
کرائے اوران جملہ علوم کے سرخیلوں کو امام کا لقب دیا گیا۔ شروع اسلام میں قانون کی
رہنمائی اور تعلیم کا واحد ماخذ تو صرف وحدہ لاشریک اللہ کی کتاب قرآن رہا۔ یہ دور
تاریخ میں بنو امیہ (تبراوالا من گھڑت نام) کے عرصہ حکومت 132 ہجری تک چلا۔
اصل میں یہ تبرائی نام "بنوامیہ" سے مشہور کردہ جملہ حکمران جناب خاتم الانبیاء علیہ
السلام کے ہم قبیلہ قریش تھے۔ پھر اتحاد ثلاثہ کی تھنک ٹینک نے قرآن سے جان
چھڑانے کیلئے پہلے تو علمی دنیا میں جناب رسول کو آل دینے کی فنکاری دکھائی۔ جس اُل
کا قرآن حکیم نے واضح طور پر جناب خاتم الانبیاء کو دئے جانے سے انکار کیا ہے نہ
صرف اُل محمد کا انکار کیا ہے بلکہ اس انکار کا سبب اور فلسفہ بھی بتایا کہ جناب محمد علیہ
السلام کو اسلئے اُل نہیں دی جا رہی کیونکہ اُل کے حوالہ سے کاریگر لوگ ایسے علوم ایجاد
کرینگے جن سے ختم نبوت کا معاملہ مخدوش بنایا جائیگا نیز مصحف فاطمہ یا وہ قرآن جو
اونٹ پر لاد کر وفات رسول کے بعد اصحاب رسول کو دینے کیلئے علی لایا تھا کہ یہ ہے وہ
قرآن جو میں نے جناب رسول سے سنکر لکھا تھا (بحوالہ اصول کافی) پھر اصحاب رسول
نے اسے قبول نہیں کیا اور علی اسے واپس لے گئے جو اسکی نسل میں ورثہ بورثہ ہوتا ہوا
بارہویں امام کو ملا۔ لہٰذا جب وہ ظہور فرمائینگے تو اسے امت کو پیش کرینگے" ویسے امام
غائب کے ظہور کے متعلق اصول کافی میں امام یعقوب کلینی نے لکھا ہے کہ جب دنیا
جہان کے سارے لوگ مر جائینگے اخیر میں جب صرف دو آدمی جا کر بچیں گے پھر ان
میں سے جو بعد میں مریگا وہ امام مہدی ہوگا۔ شیعہ نامی فرقے صرف اثنا عشریہ میں
محدود نہیں ہیں شروع زمانہ کی شیعت جب تک بارہ اماموں کا پراسیس پورا نہیں ہوا تھا
وہ جناب رسول کیلئے آل کو ماننے تک محدود تھی اور جناب رسول کیلئے آل کا تصور فرقہ
اہل حدیث اور اہل سنت کے چاروں اماموں کے پاس مسلم ہے۔ بانی دارالعلوم دیوبند
جناب محمد قاسم نانوتوی نے غالبا اپنی کتاب آب حیات میں لکھا ہے کہ برصغیر میں آیا
ہوا اسلام شیعہ چھاپ اسلام ہے۔ نانوتوی صاحب کی بات تو صرف اتنی سی ہے لیکن
میں اس میں اپنی طرف سے اضافہ کرتا ہوں کہ خود نانوتوی صاحب کا قائم کردہ ادارہ
دارالعلوم دیوبند بھی شیعہ فرقوں میں سے ہے اور جناب نانوتوی صاحب کے استاد مولانا۔

مملوک علی صاحب جو غالباً انگریز حکومت کے افسر بھی رہے ہیں مجھے اسکے اسم گرامی
سے بھی اسکا خاندانی تعلق فیہ مافیہ لگتا ہے۔ ویسے دور کیوں جائیں شاہ عبدالعزیز محدث
دہلوی، فرزند شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ ائمہ اربعہ اہل
سنت از مخلصین شیعہ اند" سوجب حنفی حنبلی مالکی شافعی سارے شیعہ ہیں تو دیوبندی
اور بریلوی بھی تو حنفی ہیں۔ میں جناب نانوتوی صاحب کے انکشاف کہ برصغیر میں شیعہ
اسلام مروج ہے پر اضافہ کرتا ہوں کہ مکہ و مدینہ مصر اور عالم اسلام میں بھی شیعی
اسلام مروج ہے اس وجہ سے کہ سب کی نمازوں میں خلاف قرآن اُل والا درود ہی
پڑھا جاتا ہے جس درود لفظ کے معنوی اثر سے پورے اسلام کی جڑ اکھڑ گئی ہے۔

قرآن حکیم کے جملہ اور حکم اطیعواللہ و اطیعو الرسول کے معنی و مفہوم پر
یہ مضمون لکھنے کا حکم مجھے ایک ایسے محسن و مہربان نے کیا ہے جس کا میں اپنی کتابوں اور
تحریروں کے عام کرنے میں بڑا ممنون ہوں اور سنا ہے کہ وہ مسلک اہل حدیث سے بھی
تعلق رکھتے ہیں۔ ویسے مجھے اپنے طے کردہ قلمی مضامین کو چھوڑ کر کوئی فرمائشی کام کرنا
مشکل لگتا ہے لیکن بعض مہربانوں کی بات کو ٹالنا مشکل ہوتا ہے۔ اطیعو اللہ
واطیعوالرسول یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول کی اطاعت کرو! اس حکم ربی
سے علم حدیث کے جواز اور دین کے اصول میں سے ہونے کا جواز نکالنا یہ سراسر اللہ
کے ساتھ نبی کو شریک کرنا ہوگا۔ دین اسلام اور قانون قرآن اللہ اور رسول کا مشترکہ
اصول دین ہے مشترکہ علم حیات ہے، جسے اللہ نے اپنے رسول کی معرفت انسان ذات
کی ہدایت کیلئے عطا کیا ہوا ہے، سو جیسا کہ حکم اطیعو اللہ کا معنی قرآن کی اطاعت اور
فرمانبرداری ہے، اسی طرح حکم واطیعو الرسول کا معنی بھی یہی ہے کہ قرآن کی اطاعت
اور فرمانبرداری کرو" بلکہ اس معنی و مفہوم کو آیت کریمہ (59-4) سے سمجھا جائے
کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي
شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ
تَأْوِيلًا (59-4) اس آیت کریمہ میں اطاعت کیلئے تین مراکز کی طرف رجوع
کرنے کا حکم ہے۔ ایک اللہ دوم اسکے رسول سوم حکومتی بیورو کریسی۔ سو اگر اللہ کی
اطاعت کا معنی قرآن کیا جائے گا اور ر۔ ول کی اطاعت کا معنی مروج علم حدیث کیا جائیگا

تو افسر شاہی کی اطاعت کیلئے تیسرا کونسا مرجع علمی مراد لیا جائیگا؟ سو سمجھ لینا چاہیئے کہ آیت کریمہ میں تینوں کی اطاعت سے مراد قرآن کی اطاعت کا مفہوم سمجھا جائیگا۔ اسکے بعد جب حکومتی افسران کے فیصلوں سے تنازع پیدا ہو جائے تو اپیل کیلئے فرمایا کہ معاملہ کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اس آخری جملہ میں اللہ پر ایمان رکھنے سے ہائی اتھارٹی صرف اللہ کو قرار دینے سے بھی قرآن کو وحدہ لاشریک ماخذ علمی قرار دینا اور بتلانا مقصود ہے۔ اسی معنی و مقصد کو سمجھنے کیلئے میں قارئین کو آیت کریمہ (20-8) پر غور کرنے کی بھی زحمت دونگا جو یہ ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ (20-8) اس آیت کریمہ میں پہلے دو مراکز، اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے پھر فرمایا گیا ہے کہ ولا تولوا عنہ یعنی اس ایک مرکز سے روگردانی نہ کرو لفظ عنہ کا ضمیر واحد کا ہے یعنی اس ایک مرکز سے روگردانی نہ کریں جبکہ پہلے تو اطاعت اللہ اور اطاعت رسول کا حکم ہے جو کہ دو ہیں ایک اللہ اور دوسرا رسول سو اگر دونوں میں کوئی دوئی ہوتی تو کہا جاتا کہ ولا تولوا عنہما یعنی ان دونوں سے روگردانی نہ کرو لیکن یہاں فرمایا گیا کہ ولا تولوا عنہ یعنی اس ایک سے روگردانی نہ کریں جو کہ قرآن ہی ہوا۔ یعنی اللہ کی اطاعت کا معنی قرآن کی اطاعت ہے اور رسول کی اطاعت کی معنی بھی قرآن ہے"۔

رسول پر دین کے لئے قرآن کے علاوہ حدیثیں بنانے پر بندش

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (20-114) پس اللہ کی ذات بلند ہے جو بادشاہ ہے حقیقی۔ سو آپ عجلت نہ کریں قرآن کے مقابلہ میں قبل اسکے کہ (مسئولہ مسئلہ میں) اللہ کا وحی کردہ علم پورا نہ ہو۔ اور بربناء ضرورت مطالبہ کرو کہ اے میرے رب بڑھا میرے علم کو۔ اس آیت کریمہ سے صاف صاف ثابت ہو رہا ہے کہ نبی کو قرآن سے اگر کسی سوال کا جواب نہیں مل رہا تو اسے حکم دیا گیا ہے کہ آپ ایسی صورت حال میں اپنی طرف سے جواب دینے میں عجلت نہ کریں اور مجھ سے اپنے علم میں اضافے کیلئے مطالبہ کریں۔

محترم قارئین! یہ آیت کریمہ بھی صاف صاف طور پر بتا رہی ہے کہ اطیعو الرسول کا معنی بھی اللہ اور قرآن کی اطاعت ہے۔ قرآن سے ہٹ کر رسول کی اطاعت کیلئے کہیں بھی اجازت یا حکم نہیں نظر آتا۔

قانون سازی کا اختیار صرف اللہ کی حاصل ہے

بَلْ لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا (13-31)

جملہ قوانین سازی کا اختیار اور معاملہ صرف اللہ کیلئے ہے سو اطاعت بھی اسی اللہ کی ہو گی اور اس کی کتاب قرآن کی ہو گی۔

قانون سازی کا اختیار رسول کو نہیں ہے

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ (3-128)

(خلاصہ) قانون سازی کے معاملہ میں آپکو کوئی اختیار نہیں ہے کہ آپ کسی کو معاف کریں یا سزا دیں جبکہ یہ لوگ ظالم بھی ہیں۔ یہ آیت کریمہ بھی صاف صاف بتا رہی ہے کہ جناب رسول کی جو اطاعت کی جائے گی وہ خاص قرآن کے قانون کی حدود اور دائرے کے اندر کی جائے گی"۔ قرآن سے باہر رسول ہو یا کوئی اولی الامر حکمران ہو کسی کی بھی اطاعت نہیں کی جائیگی جیسے کہ جناب رسول کے اصحابی زید نے رسول کے منع کرنے کے باوجود اپنی بیوی کو طلاق دے دی اسنے یہ انحراف اسلئے کیا کہ یہ جناب رسول کا ذاتی مشورہ تھا جسکا قانون قرآن سے کوئی تعلق نہیں تھا اگر جناب رسول اپنے صحابی کو قرآن کے حوالہ سے یہ بات کرتے تو وہ ضرور اسے قبول کرتے"۔

غیر اللہ کی اطاعت کی کسی کو بھی اجازت نہیں ہے

أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا (6-114) (یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ) کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا حاکم تسلیم کروں جس اللہ نے تم لوگوں کی طرف نہایت تفصیل کردہ کتاب نازل کی ہے"۔

جناب قارئین! ان آیات قرآنی پر غور فرمائیں کہ جناب رسول بھی کسی غیر اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا انکار کر رہے ہیں اور دلیل میں جب اللہ کی جانب

سے قرآن مفصل ملنے کا اعلان فرمارہے ہیں تو خود رسول قرآن کو چھوڑ کر کسی اور کی یا اپنی اطاعت کرانے کا کس طرح حکم دے سکتے ہیں۔

رسول کی اطاعت کا حکم اسلئے دیا گیا ہے کہ وہ خود شریعت کا تابعدار ہے

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (18-45) یعنی اے نبی ہمنے آپکو قانون کے مطابق صاحب شریعت بنایا ہے اسلئے آپ اسکی تابعداری کریں اور جاہلوں کی تابعداری نہ کریں۔ یہ آیت کریمہ صاف صاف بتارہی ہے کے اطاعت رسول اس حوالہ سے ہے کہ جناب رسول کو اللہ کی جانب سے جو شریعت عطا کی ہوئی ہے ہم امت والوں کو بھی اسی ملی ہوئی شریعت کی تابعداری کرنی ہے، نبی بغیر شریعت کے نہیں ہو سکتا اور اطاعت نبوت کی ہوتی ہے، اطاعت کسی غیر نبی کی نہیں کی جاتی۔

نبی پابند ہے اس بات کا کہ وہ قرآن کے حوالہ سے قانون بتائے۔

فذکر بالقرآن من یخاف وعید (45-50) یعنی اے نبی آپ قوانین کی نصیحت قرآن سے کیا کریں ان لوگوں کو جنہیں اللہ کا ڈر ہو" یہ آیت کریمہ جناب صاف طور پر سمجھارہی ہے کہ نبی اس وجہ سے مطاع ہے نبی کی اطاعت اسلئے لازم اور فرض ہے کہ وہ خود قرآن سے ہدایات دیتا ہے اسلئے نبی کی اطاعت گویا قرآن کی اطاعت ہوئی۔ رسول اگر قرآن سے پیغام ہدایت نہ دیگا تو وہ رسالت کی ڈیوٹی سرانجام نہ دینے کا مرتکب ہو جائیگا۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ 67/5 یعنی اے رسول پہنچاؤ رسالت کے اس پیغام کو جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے تیرے رب کی طرف سے۔ اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو جیسے آپ نے اپنی رسالت کو ہی نہیں پہنچایا، آپکو اللہ لوگوں کی عداوتوں سے بچائے رکھے گا۔ اللہ کافر قسم کے لوگوں کو راہ راست کی توفیق نہیں دیتا۔" قارئین حضرات اس آیت کریمہ کے الفاظ وعبارت پر غور کریں کہ رب تعالیٰ اپنے رسول کو کلام ماانزل یعنی قرآن کے نہ پہنچانے پر کیا وارننگ دے رہا ہے کہ

قرآن سے مسائل دین نہ پہنچانے پر گویا کہ آپ اپنی رسالت کی ڈیوٹی اور منصب ابلاغ کو سرانجام نہیں دے رہے۔

خوب تر حدیثوں والی کتاب قرآن ہے۔

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا (23-39) اللہ نے قرآن کو نہایت خوبتر اور حسین تر حدیثوں والی کتاب بنا کر نازل کیا ہے۔ قارئین لوگ غور فرمائیں کہ جب قرآن حکیم کی احادیث سب سے بہترین حدیثیں ہوئیں پھر جناب رسول علیہ السلام اللہ کی بہترین حدیثوں کو چھوڑ کر اپنی طرف سے قرآنی حدیثوں کے مقابلہ میں کم ترین حدیثیں کیونکر پیش کر سکتے ہیں جن کی وجہ سے اطاعت رسول بغیر احکام قرآنی کا مسئلہ در پیش آسکے۔ اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مسائل دین کی خاطر جناب رسول نے قرآن حکیم کے سواء کوئی ایک بھی حدیث اپنی طرف سے نہیں سنائی ہے۔ ایسی صورت حال میں جناب رسول کی اطاعت خود قرآن کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت کے معنی میں متصور ہو گی۔

اطاعت رسول نام ہی اطاعت قرآن کا ہے

قرآن میں قول رسول ہے کہ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ (19-6) یعنی میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے اسلئے کہ اسکے فرامین سے میں آپکو اور جن تک پہنچ پائے ان کو خبردار کروں۔ قارئین حضرات اس آیت کریمہ کی روشنی میں غور فرمائیں کہ خود اعلان رسول ہے کہ میری طرف ڈرانے کیلئے صرف یہ قرآن ہی بھیجا گیا ہے اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں بھیجا گیا۔ عربی گرامر جاننے والے سمجھ سکتے ہیں کہ پوری آیت کریمہ کی عبارت میں جملہ قل ای شی اکبر شهادة قل الله شهيد بيني وبينكم سے جو حصر کا معنی ثابت ہوتا ہے وہ اللہ کی وحدانیت اور توحید کے حوالہ سے ہے کہ جب سوال کیا گیا کہ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ قُل لَّا أَشْهَدُ یعنی کیا اللہ کے ساتھ دوسرے خدا ہو سکتے ہیں؟ اور جواب قُل لَّا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (19-6) اس شہادت سے ثابت ہوا کہ قرآن جو منبع ہدایت ہے وہ ایک ہے اور اسکے بھیجنے والا اللہ بھی ایک ہے تو قرآن سے

باہر اور قرآن کے علاوہ اور خلاف قرآن روایات والی احادیث کو وحی خفی اور وحی غیر متلو کے فرضی ناموں سے جو علم میری طرف منسوب کیا گیا ہے یہ تو اللہ کے ساتھ گویا کہ شرک ہوا۔ میں رسول ایسی حدیثیں اللہ کی وحی کے نام سے کیسے کہہ سکتا ہوں۔ اس آیت کریمہ سے یہ بھی سمجھایا گیا کہ جن روایات کو وحی خفی غیر متلو کہا جارہا ہے یہ اللہ کی جانب سے نہیں ہوسکتیں اسلئے کہ قرآنی ہدایات اور ان امامی خرافاتی روایات میں بڑا تضاد ہے وہ یہ کہ اللہ قرآن میں اصحاب رسول کو جنہوں نے جناب رسول کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت کی ان کے لئے فرمایا کہ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي (3-195) یعنی جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں چلنے سے انکو ایذا پہچائی گئی لڑے بھی اور قتل بھی کئے گئے میں اللہ انکو جنت میں داخل کرونگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ دوسرے مقام پر فرمایا کہ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور انکو پناہ دینے والے انصار یہ سب لوگ هم المؤمنون حقا (۸-۷۴) یہ سب برحق مؤمنین ہیں۔ اور سورت توبہ کی آیت نمبر ایک سو میں فرمایا کہ مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والوں اور ان کے متبعین سے اللہ راضی ہے اور یہ بھی اللہ سے خوش ہیں انکے لئے ایسے باغات تیار کئے گئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔

جناب قارئین غور فرمائیں کہ اللہ اپنے نبی کے ساتھ ہجرت کرنے والوں کی کیا شان اور منزلت بیان فرمارہا ہے اور علم حدیث کی کتاب بخاری کی بالکل شروع والی پہلی حدیث کو کوئی جاکر پڑھے جس میں اسنے اصحاب رسول پر جو گند اچھالنے کی فنکاری کی ہے جس سے آج بارہ سو سالوں تک پیدا ہونے والے دشمنان اصحاب رسول کو تبرا کیلئے وحی خفی اور وحی غیر متلو نامی علم حدیث میں بتایا گیا ہے کہ سمعت رسول اللہ يقول انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ مانوى فمن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او الى امراة ينكحها فهجرته الى ماهاجراليه یعنی رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اسکی نیت کا صلہ ملیگا پھر جس کی ہجرت دنیا کے حصول کیلئے ہوگی اسے دنیا ملے گی اور جسکی نیت کسی عورت کو حاصل کرنے کی ہوگی تو وہ اسکے ساتھ شادی کریگا۔

جناب قارئین! قرآن حکیم میں لفظ علم اور اعمال اپنے مختلف صیغوں میں کم وپیش اندازا تین سو بار استعمال ہوا ہے۔ ان جملہ استعمالات میں کسی ایک بھی مقام پر ان کے ساتھ لفظ نیت کا ستعمال نہیں کیا گیا۔ چلو اگر لفظ علم کے ساتھ نیت کا لفظ استعمال نہیں بھی ہوا لیکن غور فرمایا جائے کہ پورے قرآن میں کہیں بھی اور کسی مقام پر بھی لفظ نیت نہیں استعمال ہوا۔ اب بتایا جائے کہ انکی امامی تقسیم کہ قرآن وحی جلی ہے اور علم حدیث وحی خفی ہے تو بتایا جائے کہ ان میں اتنی بھی مطابقت نہیں ہے کہ وحی خفی کا لفظ نیت جو یہ حدیث ساز لوگ نبی کی زبان سے پیش کررہے ہیں یہ قرآنی ڈکشنری کے الفاظ سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ انکے دو قسم کے علم وحی کے اندر اتنا تفاوت کیوں؟ وحی کرنے والی اتھارٹی اللہ کی ذات ہے وہ تو وحدہ لاشریک ہے وہ قرآنی علم میں جو الفاظ لایا ہے وہ الفاظ وحی خفی اگر سچ مچ ہے تو اسکے اندر وحی جلی والے قرآنی الفاظ کیوں استعمال نہیں کررہا؟!! اس آیت کریمہ (۱۹-۶) میں جو جناب رسول علیہ السلام سے اللہ کے وحدہ لاشریک یعنی ایک ہونے کی شہادت لی گئی ہے اسکا صاف صاف مقصد یہ ہے کہ جس طرح میں اللہ ایک ہوں اس طرح میرا قرآن بھی ایک ہے جس کو وحی جلی اور وحی متلو کا نام دیا ہوا ہے اس کے علاوہ جس علم کو انہوں نے وحی خفی اور وحی غیر متلو اور مثل القرآن کا نام دیا ہے ان کے ایسے نظریہ سے انکے والے ایسے خفی اور غیر متلو اور مثل القرآن دینے والا انکا کوئی سامراجی اتحاد ثلاثہ کا معبود ہو تو ہو میں اللہ تو ایک ہوں اور وحدہ لاشریک ہوں میری طرف سے نازل کردہ قرآن کا شان یہ ہے کو وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۱۵-۶) یعنی صدق وعدالت کے پیمانوں پر قوانین رب تعالی مکمل ہوچکے اب کسی بھی علمی اتھارٹی کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ انکے اندر کوئی تبدیلی لاسکے، میں اللہ سننے اور جاننے والا ہوں کہ یہ جو اپنی خرافاتی روایات کے علم کو میری کتاب پر حاکم اور قاضی قرار دے رہے ہیں یہ سب میرے منکر ہیں میری وحدانیت کے منکر ختم نبوت کے بھی منکر ہیں اور میری کتاب قرآن کے بھی منکر ہیں۔ اطیعوالرسول کے معنی ان کی حدیثوں کی اطاعت کرنا کے معنی کرنے سے یہ میرے رسول کے بھی منکر ہیں۔ اسلئے میرے رسول کی یہ مجال ہی نہیں ہے کہ انکی من گھڑت خلاف قرآن حدیثیں وہ بنائے۔

رسول اگر خلاف قرآن بات کریگا تو اسکا سانس لینا ہی بند کر دیا جائے گا۔

ولو تقول علینا بعض القاویل الاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین۔(۶۹-۴۴-۴۵-۴۶) خلاصہ یعنی اگر یہ رسول ہمارے مشن اور تحریک ختم نبوت اور قرآن کے بے مثال ہونے کے خلاف کوئی بات کرے گا، جس طرح کہ لوگوں نے وحی خفی، غیر متلو، اور روایات کو مثل القرآن علم مشہور کیا ہے، اگر ہمارا رسول ان جیسی باتیں یا انکی تائید کریگا تو ہم اس کی رگ جان پکڑ کر سانس لینا ہی بند کر دینگے۔ سو جیسا کہ یہ سورت مکی ہے جناب رسول علیہ السلام نے کبھی بھی اپنی طرف سے دینی قوانین کیلئے نام نہاد صحاح ستہ والی خلاف قرآن حدیثیں بیان نہیں کی اور نہ ہی اپنی باتوں کو انہوں نے مثل القرآن کہا ہے۔ سو ان کی جانب ایسی حدیثیں منسوب کرنا سراسر خلاف حقائق قرآن ہے۔ اگر بفرض محال بقول مجوسی یہودی ونصاری کے ایکسپورٹ کردہ دانشوروں کے جناب رسول ایسی باتیں کرتے تو اللہ کبھی بھی اپنے اعلان ثم لقطعنا منہ الوتین کی خلاف ورزی نہ کرتے۔ جبکہ جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام مکی زندگی کے بعد بھی مدنی زندگی کے اخیر تک دھام دھوم سے بڑے دھڑلے سے قرآنی تحریک اور مشن کو وحدہ لاشریک انداز سے پایہ تکمیل تک لے آئے۔ اب قارئین لوگ سوچیں کہ رب تعالی جب جناب رسول کو یہ وارننگ دیں کہ اگر یہ ہمارا رسول بھی ہم پر ہمارے مشن کے خلاف کوئی اقوال اور کوئی حدیثیں بنائے گا تو ہم اسکا سانس لینا ہی بند کر دینگے تو اطیعو الرسول کی معنی پر غور کیا جائے کہ اگر رسول کی قرآن حکیم سے باہر اور خارجی امور میں اطاعت کے معنی کئے جائیں تو جناب رسول کے اصحابی زید نے اطاعت نہیں کی تو اس کے لئے کوئی وعید نہیں آئی۔ یہ اسلئے کہ جناب زید رضی اللہ عنہ اطیعو الرسول کی معنی ہم سب سے زیادہ سمجھتے تھے کہ غیر قرآنی مشوروں میں رسول کا حکم نہ ماننے سے آدمی منکر قرآن نہیں ہو رہا۔

اطیعو الرسول کا معنی، علم روایات کی حدیثوں پر چلنا کرنے کا پس منظر

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (115-4) اس آیت کریمہ

میں ان لوگوں کو جو رسول علیہ السلام کو اللہ سے جدا کر کے کاٹ کر کے علیحدہ کر کے گردانتے ہیں کہ اطیعو اللہ کے معنی قرآن کی اطاعت ہے اور اطیعو ارسول کا معنی اطاعت قرآن سے جدا کر کے علوم یہود ونصاری جو انہوں نے اہل فارس کے ساتھ مل ملا کر علم حدیث کے نام سے رد قرآن کے مقصد سے گھڑے ہیں ان کی اطاعت کرنی ہے۔ ان کے متعلق قرآن فرما رہا ہے کہ جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی رسول کو اللہ سے جدا کر کے کہتے ہیں کہ اطیعو الرسول کا معنی خرافاتی روایات کی اطاعت کرنی ہے تو انکے متعلق رب تعالی بتا رہا ہے کہ ویتبع غیر سبیل المؤمنین یہ لوگ عالم استعمار اور سامراج کے پیروکار ہیں۔ انکے دلال اور ایجنٹ ہیں، انہیں وہ کچھ مکافات چمٹائیں گے جس سے یہ لوگ جہنم رسید ہو کر برے ٹھکانے میں پہنچیں گے۔ اس معنی کی تائید بعد والی آیت سے یوں فرمائی کہ انکا جناب رسول کو اطیعو الرسول کے معنی کرتے وقت اللہ سے جدا کر کے جدا علم کی اتباع کا معنی کرنا یہ نبی کو رد قرآن میں بنائے ہوئے جدا دین کا مالک بنانا ہے۔ اس نظریہ اور سوچ کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ ان لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا۔ (۱۱۶-۴) یہ ان لوگوں کا اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا عمل ہے جسکی معافی نہیں ملتی۔

جناب قارئین! قرآن فہمی کے فن تصریف آیات کے حوالہ سے آپ سورۃ محمد کی آیت نمبر بتیس اور تیتیس کو ملا کر پڑھیں۔ ان میں اسی معنی کی تصدیق ہوتی ہے جن میں فرمایا گیا ہے کہ جن لوگوں نے کفر کر کے اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنے کیلئے جناب رسول کو ہدایت ملنے کے باوجود اللہ سے جدا کر کے پیش کیا ہے یہ لوگ ان کارستانیوں سے اللہ کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے وہ تو ان کے اعمال کو چٹ کر دیگا (۳۲) لیکن مؤمن لوگو! آپ لوگ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور رسول کو اللہ سے جدا کر کے اپنے اعمال کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ میرے خیال میں قارئین لوگ سمجھ گئے ہونگے کہ اطیعوا الرسول کے معنی قرآن کی اطاعت کی بجائے حدیثوں کی اطاعت کا ڈھکوسلہ یہ عالمی سامراج نے مسلم امت کو قرآن سے کاٹ کر علحدہ کرنے کیلئے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے رائج کرایا ہے۔ میرے اس دعوی

میں قارئین کو کوئی تردد نہ ہونا چاہیے اس لئے کہ عالمی سامراج کی خوشنودی اور اطاعت میں حکومت سعودیہ نے قرآن حکیم میں حرفی اور لفظی ملاوٹیں کر کے تین عدد قرآن بنائے ہیں جن میں سے ہزاروں حروف کی ملاوٹ والا قرآن الیوزی نامی انٹرنیٹ پر موجود ہے ہر کوئی پڑھ سکتا ہے اور ایسے سولہ عدد اور بھی قرآن لاہور شہر کے اہل حدیثوں نے بھی تیار کئے ہیں جنکا کہنا ہے کہ وہ انہیں اشاعت کے لئے حکومت سعودیہ کے حوالے کرینگے جبکہ وہاں بھی انکے گرائیں مملکتہ سعودیہ کے قیام سے لے کر تاہنوز براجمان ہیں۔

اطیعو الرسول کے معنی میں خیانت کا ایک اور بھیانک پس منظر۔

یہ جو عالمی استعمار کے تنخواہ خوروں نے اطیعو الرسول کے معنی کیے ہیں بجائے قرآن کے علم حدیث پر چلنا۔ سوانکی علم حدیث کی نامور کتاب بخاری کے جامع امام بخاری نے قرآن حکیم کی بہت ہی اہم اصطلاح الصلوۃ کے معنی کیے ہیں بت پرستی، قبر پرستی، اگ پرستی وغیرہ یعنی ہر قسم کی پرستش جو اللہ کے سواء غیر اللہ کی پوجا کیلئے کی جائے اور بخاری کی ایسی معنوی تحریف اور خیانت کی عبارت کے ساتھ امام زہری کی حدیث بھی نقل کی گئی ہے جس میں اسنے جناب خاتم الانبیاء کو آگ کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے اسکی پوجا کرتے ہوئے آتش پرست ثابت کیا ہے۔ حوالہ کے لئے ہر کوئی کتاب بخاری کی کتاب الصلوۃ کا باب نمبر ۲۹۲ پڑھ کر دیکھے۔

جب امام بخاری اور امام زہری آتش پرست مجوسی ثابت ہوگئے تو انکے بنائے ہوئے علم حدیث کی اطاعت کیوں کی جائے؟

من صلیٰ وقد امۃ تنور او ناراوشیٔ مما یعبد فارادبہ وجہ اللہ عزوجل وقال الزھری اخبرنی انس بن مالك قال قال النبی ﷺ عرضت علی النار وانا اصلی۔ بخاری کتاب الصلوۃ باب نمبر ۲۹۲۔

محترم قارئین! اس عبارت کے اندر امام بخاری نے اپنا فقہی نظریہ بتایا ہے کہ تنور کی پوجا یا آگ کی پوجا یا کسی بھی ایسی چیز کی پوجا جس سے پجاری ارادہ کرے اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کا، اسے امام بخاری صلوۃ کے معنی میں لایا ہے یعنی امام

بخاری کے نزدیک کسی بھی آگ، بت یا قبر کو پوجنا اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ایسا عمل صلوۃ کہلائے گا۔ اسکے بعد امام بخاری نے امام زہری کی بنائی ہوئی حدیث اپنی تائید میں پیش کی ہے (معاذ اللہ استغفر اللہ) کہ جناب رسول نے بھی آگ کی پوجا کی ہے۔ اب قارئین لوگ بتائیں کہ فن حدیث کے یہ بڑے امام اپنی ایسی امامت کے دوران خود کون ہیں اور کیا ہیں؟ تو کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ قرآنی حکم اطیعو الرسول کے معنی میں اس قسم کے علم حدیث کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے!!؟

جناب رسول کو صرف قرآن پہچانے کا حکم ہے

قرآن حکیم کے طالب علموں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ حکم قرآن فھل علی الرسل الا البلاغ المبین (۳۵-۱۶) اور وما علی الرسول الا البلاغ المبین (54-34) پر غور فرمائیں۔ ان دونوں آیتوں میں جملہ رسولوں کی ذمہ داری صرف علم وحی کی یعنی قرآن کے ابلاغ کی بتائی گئی ہے اور قرآن کی المبین کی ساتھ تخصیص کی گئی۔ سارے قرآن میں اندازاً سولہ بار سے بھی زیادہ تعداد میں قرآن کی صفت مبین بتائی گئی ہے سو یقین کرنا چاہیے کہ قرآن کے مقابلہ میں مجوسی اماموں کی گھڑی ہوئی حدیثیں ہرگز مبین نہیں ہوسکتیں۔ اگر حدیثیں مبین ہیں تو وہ ضلال میں ہیں اسلئے کہ ان میں جناب رسول کو بخاری اور زہری نے معاذ اللہ آتش پربست اور مجوسی بنا کر پیش کیا ہے۔

علم قرآن کے بغیر کوئی بھی آپکا خیر خواہ اور دوست نہیں ہے۔

اتَّبِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء (3-7) یعنی اللہ کی جانب سے نازل کردہ علم قرآن کے سواء کسی بھی دوسرے علم کو اپنا ولی وارث یا بہی خواہ تصور نہ کریں۔

آؤ قرآن کو مجوسی روایات کے قید سے آزاد کرائیں

دین اسلام صرف قرآن کے اندر ہے باہر نہیں

دینیات کے نام پر مسلم امت کے اندر مکہ مدینہ سے لیکر سارے عالم اسلام میں قرآن حکیم کے خلاف ایجاد کردہ علم حدیث مدارس دینیہ عربیہ کے اندر پڑھایا جاتا ہے۔ اور جو قرآن حکیم کا تفسیر پڑھایا جاتا ہے وہ تفسیر القرآن بالقرآن (89-17) یعنی خود اللہ جل شانہ کا اپنی طرف سے تیار کردہ تفسیر (1-11) اسکے خلاف مروج تفاسیر کی اکثریت ان حدیثوں کی روشنی میں تیار کردہ ہیں ان کی بنائی ہوئی حدیثوں کی نسبت تو جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے اسم گرامی کی جانب ہے لیکن یہ نسبت بھی ان روایات کی طرح من گھڑت ہے یہ دین کے نام سے جعلسازی کا کاروبار یہودیوں مجوسیوں عیسائیوں کی ملی بھگت کا شاخسانہ ہے پھر حدیث تفسیر بالروایات کے ساتھ اسلامی تاریخ اور امامی فقہیں بھی ان حدیثوں سے استنباط کی گئی ہیں، علم حدیث کے نام سے قرآن اور دین اسلام کے سینہ پر جو تیر لگائے گئے ہیں وہ تو بے شمار ہیں انکا پہلا حملہ جناب رسالت مآب پر قرآن کی مخالفت کرنے کا ملاحظہ فرمائیں جو امام بخاری نے ایک حدیث میں جناب رسول کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آپ نے عائشہ سے منگنی کی تو وہ چھ سال کی تھی اور جب بیاہ کیا تو وہ نو سال کی تھی اب کوئی بتائے کہ قرآن حکیم تو بیویوں کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ نکاح کے وقت وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا۝ (4-21) یہ عورتیں آپ مردوں سے پکا عہد لے چکی ہیں کیا چھ سال کی بچی معاہدہ کر سکتی ہے،؟ محترم قارئین قرآن حکیم نے انسان کی عمر کے تین مرحلے بتائے ہیں يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا (40-67) ایک پیدا ہونے کے وقت طفولیت کا دوسرا پکی جوانی کا تیسرا بڑھاپے کا، اب آئیں کہ قرآن سے پکی جوانی کی عمر کب ہوتی ہے معلوم کریں اسلئے کہ طفولیت (بچپنے) اور بڑھاپے میں تو شادی نہیں ہوگی قرآن حکیم پکی جوانی کی عمر بتاتا ہے حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً یعنی

پکی جوانی چالیس سالوں میں ہوتی ہے۔ (46-15) جناب قارئین علم حدیث بنانے والوں کے جھوٹ پڑھنے ہوں تو میری کتاب فتنہ انکار قرآن کب اور کیسے" میں ملاحظہ فرمائیں قرآن نے تو پکی عمر کیلئے چالیس سال بتادئے علم حدیث نے اپنی روایات کے حوالوں سے جو اسلامی تاریخ ایجاد کرائی ہے اسکا بھی کیا کہنا قرآن حکیم بتاتا ہے کہ (کعبہ کو مسمار کرنے کیلئے عیسائی وائسراء ابرہہ جب ہاتھیوں کا لشکر لیکر جنگ کرنے مکہ کو آیا تھا) تو قرآن حکیم بتا رہا ہے کہ اے محمد علیک السلام آپ دشمن کے لشکر پر تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ (105-4) یعنی دشمنوں پر آپ جنگ کیلئے سجیل بنائے ہوئے پتھروں سے سنگ باری کر رہے تھے جبکہ علم حدیث کی امامی روایات میں ہے کہ حضور اس جنگ کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ ان امامی اختراعات پر کیا کیا لکھا جائے؟ اس قرآن دشمن اتحاد ثلاثہ کی گینگ نے تو عربی زبان کے الفاظ کی معنائیں بھی ایسی بگاڑی ہیں جو اسکے کتنے کتنے مثال پیش کریں؟ اللہ نے خود لفظ صبر کی معنی بتائی ہے جمکر مضبوطی کے ساتھ دشمن کے ساتھ جنگ کرنا (65-8) اس حد تک جو ایک صابر سپاہی دشمن کے بیس جوانوں پر غالب آجائے (65-8) لیکن اسکے مقابل صبر لفظ سے ان مہربانوں نے وہ تو معنی نکالی ہے جس سے انھوں نے اپنے سارے امام شہید کرادئے۔ سورت الفیل میں رب تعالیٰ نے جو ابرہہ بادشاہ کے مقابلہ میں طیر نامی لڑاکو جتھ مقابلہ کیلئے بھیجا تھا جسمیں جناب رسول اللہ بھی نبوت سے پہلے شریک جنگ تھے اس کیلئے قرآن نے بتایا کہ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ یعنی وہ طیر نامی ٹرینگ یافتہ جنگی دستہ اونٹوں کے جھنڈ پر سوار تھا۔ عربی زبان میں اونٹ کو ابل کہا جاتا ہے اور لفظ ابل واحد ہے ابابیل اسکا جمع منتھی الجموع ہے تو علم حدیث نے اونٹوں کو معنی کرتے وقت کالی چڑیا بنادیا یہ معناؤں کے خیانتی گھپلے انکے اتنی حد تک کامیاب گئے جو انہوں نے عربی الفاظ کی ڈکشنری کا ستیاناس کر دیا ہے عربی مدرسوں میں جو صرف و نحو پڑھائی جاتی ہے اس گرامر کی روشنی میں ابل واحد کا جمع منتھی الجموع ابابیل بنتا ہے جیسے قول کا جمع اقاویل ہے لیکن کیا کریں ہمارے مدارس کی تعلیم پر امامی علوم کی اتنی تو چھاپ چسپان ہوگئی ہے جو قرآن نے فرمایا کہ روزہ رکھنے اور کھولنے کا وقت فجر سے رات (عشاء) تک ہے تو انہوں نے اسکا ترجمہ کر دیا سحر سے مغرب تک - کیا یاد کریگا قرآن بھی جو

اس کے نام پر خیرات وزکواۃ اور چندے لیکر دستار بند ہونے والے قرآن کی معانی کا کیا توحشر کر رہے ہیں۔ میں یہ مثال صرف ایک پسمنظر سمجھانے کیلئے پیش کر رہا ہوں، اللہ کے جس حکم کی فلاسفی میں سمجھانا چاہتا ہوں یہ مثال سب اسکی تمہید ہیں، اللہ کا وہ فرمان یہ ہے کہ فَتَعَالَى اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (114-20) یعنی اللہ بلند اور برحق بادشاہ ہے (سو بات صرف اسکی چلے گی) اے نبی قرآن کے مقابلہ میں (اپنی طرف سے حدیث سنانے میں) جلدی نہ کر (اگر کوئی مسئلہ درپیش آگیا ہے تو اسکا جواب اپنی طرف سے سنانے کے بجاء مجھے کہیں کہ اے میرے رب میرے لیئے علم کو بڑھا، یہ زمانہ نزول قرآن کی بات کا ہے جس میں نبی پر اپنی طرف سے مسائل دین اور قوانین اسلام میں لوگوں کے سولات کے جواب میں حدیثیں سنانے اور سکھانے پر بندش کا حکم دیا جارہا ہے کہ اگر سائل کے سوال کا جواب اس وقت تک نازل شدہ مقدار قرآن میں نہیں ہے تو نبی کو حکم ہے کہ بجاء قرآن کے اپنی طرف سے بذریعہ حدیث کوئی جواب نہ دیں اور نازل شدہ مقدار قرآن میں سوال کا جواب نہیں ہے تو اللہ کو درخواست کریں کہ رب زدنی علما اے اللہ میرے علم کو بڑھائیں۔ محترم قارئین! اس آیت کریمہ نے علم حدیث کی لاکھوں روایات کو بیک قلم حرف غلط قرار دیدیا اگر کوئی بھی شخص ان لاکھوں حدیثوں میں سے کسی بھی صرف ایک بھی حدیث کو حدیث رسول کے طور پر تسلیم کریگا تو اسنے گویا کہ اللہ کے نبی پر اللہ کا حکم (114-20) نہ ماننے کا الزام لگادیا ساتھ ساتھ خود بھی ایسا شخص وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ (2-47) یعنی جناب رسول کے اوپر نازل ہونے والے قرآن کا بھی منکر ہو گیا خواہ ایسے لوگ امامت کے عہدوں سے بھی کیوں مشہور کئے گئے ہوں سو جب قرآن اپنے رسول اور نبی پر اپنی طرف سے قرآن کے مقابل حدیثیں سنانے پر بندش لاگو کرتا ہے تو امام لوگ نبی سے اوپر نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ مروج علم حدیث کو اسلام کا اصل اور ماخذ تسلیم کرتے ہیں ایسے سارے لوگ قرآن والے اسلام کے دشمن ہیں اس دلیل کے ساتھ کہ قرآن نے امام سازی پر بندش عائد کی ہوئی ہے۔ (67-8) (4-47) یہ لوگ اب تک لونڈیوں کے ساتھ عیاشیاں کرنے کے تصور میں مرے جارہے ہیں اسلام نے مرد اور

عورتوں کے اندر برابری اور مساوات کا اعلان کیا ہوا ہے (228-2) ان حدیث پرستوں کے ہاں مرد عورتوں پر حاکم ہیں اور انکی حدیثوں کے حساب سے عورتیں دوزخ میں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ جائینگی حدیثوں کے نام سے اسلام کے ساتھ محبت اور وابستگی ثابت کرنے والے لوگ اپنی دعویٰ میں جھوٹے ہیں اگر سچے ہوتے تو خود سارا قرآن جب قول رسول ہے إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (40-69) اس طرح سارا قرآن بھی حدیثوں کی کتاب ہوا پھر ان دعویداروں کو قرآنی احادیث سے کیوں چڑ ہے" بلکہ ان کو قرآن سے نفرت بھی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ سارے حدیث پرست لوگ قرآن حکیم کی کئی آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں خاص کر کے خود کو اہل حدیث کہلانے والے لوگ تو اپنی ان امامی حدیثوں سے قرآن کو منسوخ بنادیتے ہیں جو حدیثیں بحکم قرآن (114-20) ہیں بھی نہیں یہ سارے امامی فرقے پھر خواہ وہ دوازدہ امامی ہوں یا شش امامی ہوں یا چہار امامی ہوں یا یک امامی ہوں ایک دوسرے کو کافر بھی کہتے ہیں قتل بھی کرتے ہیں اب تو نمازیں بھی پولیس کی حفاظت میں پڑھتے ہیں قرآن نے جب جناب خاتم الانبیاء کو نرینہ اولاد دینے کی نفی کی ہے اسلئے کئی سارے انبیاء کا قرآن میں آل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور جناب محمد علیہ السلام کے اسم گرامی کے ساتھ پورے قرآن میں آل کا ذکر کہیں بھی نہیں کیا گیا پھر یہ آپس میں لڑتے ہوئے سب اپنی اپنی نمازوں میں آل محمد والا درود کیوں، پڑھتے ہیں جس فارسی لفظ درود کی معنی بھی جڑ کاٹنا ہے۔ تو کیا تم لوگ یہ نہ سمجھے کہ یہ آپس میں لڑے ہوئے سارے فرقے اسلام اور محمد الرسول علیہ السلام کی جڑ کاٹنے کے نظریہ پر متفق ہیں قرآن حکیم ایسے سارے فرقوں کیلئے اعلان کرتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ (159-6) یعنی جو لوگ بھی اپنے دین کو فرقوں کے حوالوں سے متعارف کراتے ہیں۔ یہ سب شیعہ ہیں، اے محمد آپ ان میں سے نہیں ہیں میرے ساتھ کسی اثنا عشری شیعہ نے اہل سنت والوں کی شکایت کی کہ دہشتگردی اور جہادی تنظیموں میں ان کے لوگ زیادہ بھرتی ہوتے ہیں میں نے اسے جواب میں کہا کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں ائمہ اربعہ اہل سنت کو مخلص شیعوں میں سے شمار کیا ہے، اور آپ اثنا عشری لوگ خود بھی کہتے ہو کہ امام ابو حنیفہ،

امام جعفر کا شاگرد تھا تو امام جعفر تقیہ میں چھپے رہنے کو پسند کرتا تھا اور اسنے جو اپنے
شاگرد ابو حنیفہ کو تیار کیا وہ تقیہ کے خلاف کھلم کھلا زیدی شیعہ کہلاتا تھا سو میرے خیال
میں ان دونوں استاد و شاگرد نے باہمی مصالحت سے محاذ سنبھالے ہیں۔ اس ثبوت کے
ساتھ کہ فلسفہ آل میں ان کا آپس میں اتفاق ہے قرآن کے خلاف سب کی جنگ کا
پسمنظر بھی تو یہی ہے کہ قرآن نے فرمایا کہ محمد کو آل نرینہ اولاد اسلئے نہیں دی گئی کہ
اس سے ختم نبوت کی فلاسفی پر شبخون مارنے کا امکان ہو سکتا تھا۔ (40-33) پھر بھی
ختم نبوت کے دشمنوں نے قرآن کی اس انڈیکشن کو اچک کر نبی کو آل چمٹادی جو
قرآن کے حساب سے تھی بھی نہیں اور اس نواسگانی آل کے والد علی کیلئے شیعوں کے
ایک فرقہ نے مشہور کیا کہ اللہ نے جبرئیل کو بھیجا کہ نبوت علی کو دیکر آؤ تو جبریل نے
بجاء علی کے اسی گھر میں رہنے والے دوسرے شخص محمد کو دے ڈالی جمہور شیعوں نے
ظاہر میں اس فرقہ سے اتفاق تو ظاہر نہیں کیا لیکن اللہ عزوجل نے جو انبیاء علیھم السلام
کیلئے خصوصی لقب یا خطاب قرآن میں سنایا کہ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ
اصْطَفَىٰ (59-27) اور بھی آگے فرمایا کہ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ (181-37) یعنی اللہ کے رسولوں پر سلامتی ہو تو جمہور شیعوں نے علی کے
نام کے ساتھ علیہ السلام لکھنا اور کہنا شروع کیا جو تاہنوز جاری ہے ان کے اس عمل سے
علی کو مستحق نبوت کہنے والے شیعی فرقہ کی ایک طرح سے حمایت ہو گئی اور تو اور سنی
مارکہ شیعوں کے بڑے امام، امام بخاری نے تو بی بی فاطمہ کے نام کے ساتھ بھی علیھا
السلام لکھا ہے یہ سب نشانیاں اور ثبوت ہیں اس بات کے جو اللہ نے بتایا کہ میں محمد کو
آل اسلئے نہیں دے رہا کہ کوئی سلسلہ نبوت کو اسپر ختم ہونا قبول نہ کرے اور آل کو ہی
وارث قرار دیکر میراث نبوت کو ہی نہ مخصوص آل کیلئے ہائی جیک کر دے، اللہ نے
جناب بی بی مریم کو مصطفات کا لقب تو دیا (42-3) لیکن اسلام علیک یا علیھا نہ خود کہا نہ
اپنے بھیجے ہوئے ملائکوں سے کہلوایا نبی کے نام سے علم حدیث کی روایات گھڑنے والے
اماموں نے جو جناب رسول کو وہ بیٹی دی ہے جو آگے چلکر انکی اسکیم کے مطابق اماموں
کی ماں قرار دینی تھی حدیث سازوں نے اپنی قرآن سے نفرت کیوجہ سے اس کا نام
فاطمہ رکھا جسکی معنی امام یعقوب کلینی کی کتاب اصول کافی کے حوالہ سے علم کو کاٹنے

اور جدا کرنے والی ہے یہ نام بھی اسلئے رکھا کہ ان اماموں کو معرفت مصحف فاطمہ کے
نام سے اس قرآن کے مقابلہ میں ایک اور علمی شاہکار کا امت والوں کو انتظار کرانا تھا جو
بقول انکے اس وقت امام غائب کی تحویل میں ہے، موجودہ قرآن سے نفرت کی وجہ سے
علم حدیث بنانے والے سنی مارکہ شیعوں اور اثنا عشری مارکہ شیعوں نے رسول کی بیٹی کا
نام علم کو جدا کرنے اور روکنے والی رکھا اسکیلئے امام کلینی نے تو یہاں تک بھی لکھا کہ وہ
اپنے بیٹے امام حسین کو دودھ بھی نہیں پلاتی تھی وہ نانا کا انگوٹھا چوس چوس کر اس سے
دودھ پیتے تھے یہ حدیث بھی انھوں نے مجبوری سے بنائی ہے جو یہ تھی کہ امام کلینی
کے مطابق امام حسین کو جننے کے وقت فاطمہ کی عمر دس سال بنتی ہے سو علم طب والوں
سے حدیثیں بنانے والوں کو خطرہ لگا کہ کہیں وہ نہ کہدیں کہ دس سال کی لڑکی نہ بیٹا پیدا
کر سکتی نہ اسکی چھاتی میں دودھ آسکتا ہے لیکن حدیثیں بنانے والوں کو قوانین فطرت
(30-30) کی کیا پرواہ انہوں نے تو امام رضا کے نام سے یہ بھی حدیث بنائی ہے کہ نبی
کی بیٹیوں کو ماہواری نہیں آتی (اصول کافی باب میلاد فاطمہ) اب میڈیکل سائنس
والے اگر اعتراض کریں کہ بغیر ماہواری کے اولاد نہیں ہو سکتی تو حدیثیں بنانے والوں
کو انکی کوئی پرواہ نہیں، حدیثیں بنانے والوں کو پرواہ تو کسی کی نہیں ہوتی کیونکہ امام
کلینی نے اپنی کتاب کے باب مولد فاطمہ میں یہ بھی حدیث لائی ہے کہ اللہ نے ایک
فرشتہ کے ذریعہ سے فاطمہ کی ولادت کے وقت اس کا نام فاطمہ رکھوایا اور ساتھ ساتھ
یہ بھی کہلوایا کہ انی فطمتك بالعلم و فطمتك بالطمث یعنی اس نام سے میں آپکو علم کے
حوالہ سے جدا کرنے والی اور ماہواری سے بھی جدا رہنے والی قرار دیتا ہوں، محترم
قارئین یہ حدیثیں بنانے والے ایک تو جان بوجھ کر جھوٹی حدیثیں لکھتے ہیں دوسرا یہ کہ
کتاب قرآن جو مھیمن کا لقب یافتہ ہے اسکی نگرانی سے کوئی خیانت کرنے والا بچ نہیں
سکتا یہ بات میں اس حوالہ سے لکھ رہا ہوں کہ جناب خاتم الانبیاء اپنی بیٹی کا نام جس کی
معنی سے علم قرآن پر لوگوں میں بے اعتمادی پھیل جائے کیوں رکھینگے؟ مخالفوں نے
اونٹ پر لاد کر لائے ہوئے علی کے قرآن کو اصحاب رسول کی جانب سے اسے رد
کرنے اور قبول نہ کرنے کی حدیث بھی بنائی ہے اور وہ قرآن اور بنام مصحف فاطمہ
دوسرا قرآن بارہ اماموں کے ورثہ میں منتقل ہوتے ہوتے اب امام غائب کے پاس ہے

اور فاطمہ کی دوسری معنی جو کلینی صاحب کی حدیث میلاد فاطمہ کے باب کی چھٹی حدیث میں ہے کہ جسکو ماہواری نہ آتی ہو تو اللہ عزوجل نے جناب رسول کو ایسی نگیٹو معناؤں والے نام رکھنے سے تو منع کی ہوئی ہے اس منع نامے کے اندر یہ بھی وعید ہے کہ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (49-11) یعنی ایمان لانے کے بعد جو بھی کوئی شخص بری معنی والے نام رکھنے سے باز نہیں آئیگا تو ایسے لوگ اللہ کے دفتر میں ظالموں میں سے ہونگے۔ اب کوئی بتائے کہ ہم بتائیں کیا۔" قرآن کے حکم کہ اے نبی! آپ قرآن کے مقابلہ میں لوگوں کو اپنی حدیثیں نہ بتائیں (20-114) اب اس حکم ربی کے بعد امت کے دانشور علماء کو اسلامیات کا ٹوٹل سلیبس تبدیل کرنا ہوگا کیونکہ قرآن جنگ خیبر کیلئے فرماتا ہے کہ وہ تو سرے سے لگی ہی نہیں جو فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ (59-6) آپ اہل کتاب پر جفا کرنے کیلئے اونٹ یا گھوڑوں کے رکیب میں پابہ رکاب ہوئے ہی نہیں سو علم حدیث کی خلاف قرآن جعل سازیوں پر بتایا جائے کہ کتنا کچھ لکھیں؟ قرآن فرمائے کہ اے میرے رسول آپ اصحاب فیل کے لشکر کے مقابلہ میں دشمنی پر ان کے اوپر سنگ باری کر رہے تھے اور علم حدیث بتائے کہ اس وقت رسول پیدا ہی نہیں ہوئے تھے، قرآن بتائے کہ جنگ خیبر کیلئے آپ اپنی سواریوں پر پابہ رکاب ہی نہ ہوئے تھے تو علم حدیث سے فاتح خیبر علی واپہلا نمبر کی قوالی سناتے ہوئے نبی کو اس جنگ میں دستیاب کردہ ایک لونڈی بنائی ہوئی صفیہ نامی یہودن حسینہ سے شادی بھی کرادیتے ہیں وہ بھی نکاح میں بغیر مہر ادا کرنے کے۔

سوبات کی ایک بات

علم کرمنالاجی میں انویسٹیگیشن کے باب میں ماہرین بتاتے ہیں کہ جرائم کی تفتیش میں واردات جرم کے تفاصیل پر غور کرنے سے مجرم تک رسائی ہو ہی جاتی ہے علم حدیث بنانے والوں نے جو قرآن حکیم کے قوانین توڑے ہیں اور جو رسول اللہ کی سیرت طیبہ کو اپنی حدیثوں سے داغدار بنایا ہے اس حد تک جو معاذ اللہ فرضی حدیثوں میں جناب رسول کو پرائی عورتوں سے امام بخاری نے خلوت کرنے والا بھی لکھا ہے اور جونیہ نامی ایک فرضی عورت کی زبانی جناب رسول کو امام بخاری نے بازاری قماش کا بھی

کہلوا کر اپنی تبرائی ذہنیت کو تسکین بخشی ہے اور اجلہ اصحاب رسول کے اصلی اسماء گرامی گم کر کے ان کو گالیوں والی معناؤں کے ناموں سے اپنی حدیثوں میں مشہور کر دیا ہے جو جب بھی کوئی انکا صرف نام بتائے تو معاذ اللہ ان کو گالی آجائے، امت مسلمہ کے لوگوں کو حدیث ساز اماموں کی فرضی سوانح حیات سے انکو اتنا تو آسمان تک لے گئے ہیں اور جناب رسول کے شان اقدس کے خلاف اتنی ساری تبرائی احادیث لکھی ہیں جو علم حدیث کو تبراؤں کو جنم دینے والا علم کہا جاسکتا ہے ان سب باتوں کے باوجود لوگ جناب رسول اللہ کے خلاف والی انکی حدیثوں کو تو صحیح تسلیم کرتے ہیں لیکن ان دشمنان دین تبراباز اماموں کے اندرونی چہروں پر انکی نظر ہی نہیں پڑتی چہ جائیکہ انہوں نے کھل کر بت پرستی قبر پرستی اور آتش پرستی کو جائز اور حلال بھی قرار دیا ہے۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

امام بخاری نے اپنی کتاب کے کتاب الصلوۃ کے باب نمبر 292 میں امام زہری کی حدیث نقل کی ہے اور اس کے اوپر باب میں پہلے اپنا ترجمۃ الباب لکھا ہے کہ: من صلی وقدامہ تنور اونار اوشی مما یعبد فاراد بہ وجہ اللہ عزوجل و قال الزھری اخبرنی انس بن مالك قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی النار وانا اصلی یعنی امام بخاری فرماتے ہیں کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور سامنے اسکے (پوجنے کیلئے) تنور ہو یا آگ ہو یا کوئی سی ایسی چیز ہو جسکی پوجا کی جاتی ہو اور اسے سامنے رکھنے سے ارادہ کرے اللہ کی رضامندی کا۔ یہاں تک امام بخاری کا حدیث پر عنوان پورا ہوا، آگے حدیث لاتا ہے کہ زہری انس بن مالک سے بیان کرتا ہے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ میرے سامنے آگ پیش کی گئی ایسی حالت میں جو میں نماز پڑھ رہا تھا (حدیث ختم) محترم قارئین! معاذ اللہ ان دونوں اماموں نے جناب رسول کو آگ کا پوجاری ثابت کیا، اور حدیث کے اوپر سرخی میں امام بخاری نے اپنے طرف سے تنور یا آگ یا کوئی سی ایسی چیز جسکی جس جس معاشرہ میں بت پرستی یا قبر پرستی یا آگ پرستی کی جاتی ہو اس نیت کے ساتھ کہ اس بت پرستی یا آگ پرستی والی پوجا سے مجھ سے اللہ راضی ہو جائے تو وہ ان اماموں کے پاس جائز ہے محترم قارئین جناب رسول کے زمانے میں

مشرکین مکہ بھی تو ایسے کہتے تھے کہ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللهِ زُلْفَى (39-3) یعنی ہم ان بتوں کو براہ راست معبود نہیں سمجھتے بلکہ انکی عبادت اسلئے کرتے ہیں کہ اس سے ہم اللہ کے مقرب بنیں، اللہ انکی عبادت کرنے سے ہم سے راضی ہو جائے اسی آیت کریمہ میں اللہ نے فرمایا إِنَّ اللهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (39-3) یعنی ان کے ایسے نظریہ کہ انکی بتوں کیلئے پوجا بھی اللہ کو راضی کرنے کیلئے ہے، رب پاک فرماتے ہیں کہ ان کو اس قسم کا عقیدہ سکھانے والے مذہبی پیشواؤں اور انکے درمیان میں اللہ خود فیصلہ کروں گا ان کو میرے حوالہ میں آنے دو فی الحال ان کے متعلق میرا حکم سن لو کہ میں اللہ کسی بھی جھوٹے اور کافر کو ہدایت نہیں دیتا اس آیت کریمہ نے صاف صاف بتادیا کہ یہ مشرکین مکہ ایسا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے کذاب اور کافر ہیں تو آپنے غور فرمایا کہ امام بخاری کا اپنے ترجمۃ الباب میں بنایا ہوا عقیدہ بھی تو ان مشرکین مکہ کے عقیدہ کے عین مطابق ہے، سو اللہ کا جو فیصلہ (39-3) مشرکین مکہ کیلئے آپنے پڑھا وہی فیصلہ بعینہٖ امام بخاری اور امام زہری کیلئے بھی ثابت ہوا بحکم قرآن۔

خلاف قرآن نصاب تعلیم کے اثرات بد

شروع اسلام سے لیکر بنوامیہ کے دور اقتدار کے خاتمہ تک مسلم امت کے اندر صرف قرآن حکیم ہی سے مسائل حیات اخذ کئے جاتے تھے مطلب کہ اسلامی قلم رو کے تعلیمی اداروں میں نصاب تعلیم کا اصل واحد اور مأخذ قرآن حکیم تھا جس کی رہنمائی سے سیاسی سماجی معاشرتی اور معاشی اصلاحات عمل میں آتے تھے جس کی اقوام عالم میں بڑے پیمانے پر مقبولیت حاصل ہوئی، اس کے سبب سے نصرت الاہی اور قرآنی نظام کی فتوحات نے وہ تو کرشمے دکھائے جو یدخلون فی دین اللہ افواجا کے بمصداق فارس، روم اور افریقہ تک کی قومیں دین اللہ یعنی قوانین خداوندی کو سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہوتی گئیں۔ اس زمانہ کے شکست خوردہ اتحاد ثلاثہ یہود، مجوس اور نصاری نے اپنی اپنی شکست کے اسباب اور مسلم امت کی فتوحات کے اسباب کے تعین اور ریسرچ کے لئے اپنے اسکالروں اور دانشوروں کی تھنک ٹینک بٹھائی کہ وہ رپورٹ تیار کرے تو انکے دانشوروں نے امت مسلمہ کی فتوحات کا واحد

سبب تعلیم قرآن کو قرار دیا، جس کے اندر غلام سازی پر بندش (8-67) معاشرہ کے اندر طبقاتیت اور کلاسیفکیشن کے اوپر بندش (16-10) (16-71) اور طبقاتی معاشرے بننے کے سبب ذاتی ملکیت رکھنے کے اوپر بندش (2-219) لڑائیوں میں مردوں کے قتل ہو جانے اور عورتوں کے وسیع پیمانوں پر بے سہارا ہو جانے کے عارضی سبب کے سواء عام حالتوں میں ایک مرد کیلئے ایک بیوی رکھنے کا قانون (4-20) عورتوں اور مردوں کے حقوق کی برابری کا اعلان (2-228) عورت کا اپنی کمائی پر مالکی کا حق اتنا ہو جتنا مرد کو اپنی کمائی پر مالکی کا حق حاصل ہے (2-286) عورتوں کے ساتھ شادی کے وقت مہر کی رقم سونے چاندی کے ڈھیر کی قیمت کے برابر دینا (20-4) عورتوں پر جبر کے ساتھ اپنی مالکی جمانے کی بندش کا قانون (4-19) نکاح کی عمر کیلئے ذہنی رشد کا شرط (4-6) اور جسمانی حساب سے پختہ بلوغت جو کہ تیس سال بنتی ہے (46-15)۔

ایک مغالطہ کا ازالہ

جناب قارئین! آپنے ابھی ذاتی ملکیت کے انکار کی بات پڑھی اور نکاح کے وقت بیوی کو مہر میں لاکھوں کے مقدار میں سونے اور چاندی کے ڈھیر دینے کی بات بھی پڑھی ان دونوں باتوں سے مغالطہ نہ ہو اور اسے تضاد نہ سمجھا جائے اسلئے کہ آپکو یاد ہو گا کہ قانون ورثہ میں حکم دیا گیا ہے کہ بھائی کو بہن کے مقابلہ میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ (4-11) دوگنا حصہ ملے گا، اس بات پر سطحی ذہن والے لوگ قرآن پر عورتوں کے ساتھ بے انصافی کے برتاء کا الزام لگاتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ عورت شادی کے وقت مہر کے نام سے لیتی ہے اور مرد شادی کے وقت مہر کے نام سے دیتا ہے، تو اس لین دین کو اللہ نے ورثہ ملنے کی صورت میں مساوات میں بدل دیا ہے اور یہ بھی بات خیال میں رہے کہ قرآن حکیم نے جو دو باتیں کی ہیں کہ ایک طرف وہ ذاتی ملکیت رکھنے کا انکار کرتا ہے (2-219) اور دوسری طرف ورثہ کے مال کے حصص کا بھی اعلان کرتا ہے اس سے یہ سمجھنا چاہیے کہ قرآن کے معاشی معاشرتی قوانین والے انقلاب کے کامیاب اور نافذ ہونے سے پہلے تک نجی ملکیت اور ورثہ کے جواز کی باتیں ہیں اور انقلاب کامیاب ہو جانے کے بعد ذاتی ملکیت کے خاتمہ اور طبقاتی معاشرہ

پر بندش کی باتیں شروع ہونگی سو ان میں تضاد نہیں ہوا۔ نیز قرآن میں جو شاہدی کیلئے ایک مرد کے مقابلہ میں دو عورتوں کی شاہدی ضروری قرار دی گئی ہے اس میں بھی حقیقی طور پر ایک عورت کی شاہدی ہی ایک مرد کے برابر ہے لیکن قرآن نے جو یہ بات لکھی ہے بلکل اسی آیت میں یہ بھی فرمایا ہے کہ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ (2-282) یعنی ان دو عورتوں میں سے شاہدی تو ایک ہی عورت کی ہے لیکن دوسری جو ایڈیشن میں دی گئی ہے وہ صرف اسلئے کہ وہ اپنی سہیلی کو یاد دلانے میں مدد کرے۔ جبکہ یہ ایک قسم کی رعایت ہوئی جو عورتوں کو تو دی گئی لیکن مردوں کو نہیں دی گئی۔ (مغالطہ کے ازالہ کی عبارت ختم)۔

قرآن حکیم نے یہ بھی اصول سمجھایا ہے کہ نکمے لوگ معاشرہ پر بوجھ ہیں اسلئے جو کمائے کھانے کا حق اسی کا ہے (39-53) اسی طرح ہر محنت کش کو اسکی محنت کا پورا پورا بدلہ دیا جائے (15-20) جملہ قرآن نہایت انقلابی قوانین سے بھرا ہوا ہے جن کا احاطہ میں اس مختصر مضمون میں نہیں کر سکوں گا قدرے تفصیل سے اگر کوئی پڑھنا چاہے تو میری کتاب "امامی علوم اور قرآن" کا مطالعہ کرے۔

جناب قارئین! شکست خوردہ جاگیرداریت اور سرمایہ داریت کے ان داتاؤں کو جب انکی تھنک ٹینک نے رپورٹ دی کہ ان انقلابی قوانین پر مشتمل جو کتاب قرآن امت مسلمہ کو ملی ہے انہی کتاب کے قوانین میں انکی فتوحات کا راز مضمر ہے یہ کتاب اپنی اصل مفاہیم میں اگر سلامت رہی تو پوری دنیا پر قرآن کا سکھایا ہوا انقلاب چھا جائے گا اور اس کتاب قرآن کے متن اور ٹکسٹ کی حفاظت کی ذمہ داری تو اللہ نے لی ہوئی ہے جس کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جاسکتا البتہ دنیاء علم میں ایک طرف عربی زبان کی قرآنی لغات میں معنوی تبدیلیاں لائی جائیں مثال کے طور پر روزہ رکھنے کا وقت قرآن نے فجر کا ٹائیم بتایا ہے (2-187) اسے سحری کا ٹائیم بنادو اور روزہ کھولنے کا ٹائیم قرآن نے جو لیل (عشاء) کا وقت بتایا ہے اسے مغرب کا وقت بنادو اور قرآن نے حکمرانوں پر رعیت کے ایک ایک فرد کو حیاتی کی جملہ ضروریات کے لئے سامان پرورش بنام زکوٰۃ دینے کا جو حکم دیا گیا ہے (22-41) اسے بجاء حکمرانوں کی جانب سے عوام کو دینے کے الٹا عوام سے زکوٰۃ وصول کی جائے۔ محترم قارئین ایسی معنوی

تحریفات کی اور بھی کئی مثالیں ہیں جن کا تفصیل قدرے میری کتاب قرآن کا فرمان بزبان سندھی میں موجود ہے، سو پہلی صدی ہجری میں شکست خوردہ یہود، فارس کے مجوس اور روم کے نصاری نے مستقبل کیلئے دائمی طور پر اپنے فقہی اور باطنی اماموں کے زیر سایہ قرآن حکیم کو غیر سیاسی اور ورد وظائف کی کتاب بنا کر روحانیت کے نام سے اسکی انقلابی تعبیروں کو مسخ کر ڈالا اور ان انقلابی تعبیرات اور معانی کو علم حدیث کے نام سے جناب خاتم الانبیاء کے اسم گرامی سے منسوب کیا گیا، پھر فرضی آل رسول کا چکر چلا کر بنو امیہ کے تبرائی اور فرضی نسب ناموں سے مشہور کردہ یعنی قرآن کی اتباع میں حکومت چلانے والوں کو بزور شمشیر اور سازشوں سے ان کا قتل عام کیا گیا پھر بنو عباس اور فاطمی نسلوں کی فرضی نسبتوں سے خود کو آل رسول کہلا کر آج تیرہ سو سال تک خلاف قرآن ایجاد کردہ علوم کے حوالہ جات سے اسلام کی دینیات پڑھائی جارہی ہے۔

امت مسلمہ کے اندر مدارس عربیہ میں ان امامی علوم کی تعلیم کا اہتمام اور نگرانی آج تک عالمی سامراج کی جھنگل کی حویلیوں میں تیار کردہ دانشوروں کی سرپرستی میں ہورہی ہے اور ان کے تیار کردہ شعلہ بیان مقرر خانقاہی پیر و مرشد اور شیوخ الحدیث ملکر اور جدا جدا قرآن کو پس دیوار زندان بنائے ہوئے ہیں جو کبھی کہیں سے امام مہدی کے آنے کا مژدہ سنایا جاتا ہے کہیں سے صد سال والا مجدد کہیں سے ہزار سال والا مجدد کہیں سے ظلی بروزی نبی تو کہیں سے خلافت راشدہ کو قائم کرنے والا فرضی نام سے ابو بکر بغدادی کو میدان میں لایا جاتا ہے۔ اگر آج ڈاکٹر اسرار زندہ ہوتے تو وہ عراق میں خلافت قائم کرنے والے ابو بکر بغدادی کی جانب سے پاکستان میں کم سے کم گورنر ہوتے یا کم سے کم ابو بکر بغدادی کے خلیفۃ بلافصل ہوتے، کیونکہ اقامۃ خلافت کی تحریک میں وہ بغدادی سے بھی سینیئر تھے۔ اب تو یہ بھی عین ممکن ہے کہ داعش (مخفف- دعوت اسلام عراق وشام) نامی خلافت کے دعویدار ابو بکر بغدادی کو جس موقعہ پر لایا گیا ہے یہ وہ دور ہے جو سعودی حکومت کے بانی شاہ عبد العزیز نے مرتے وقت اپنی جانشینی کے لئے جو وصیت کی تھی کہ اسکی اولاد میں اسکے بیٹوں کو نمبر وار بادشاہت دی جائے سو آچکے عرصہ میں موجودہ بادشاہ، شاہ عبد اللہ شاہ عبد العزیز کا

بیٹا ہے اسکی وفات کے وقت سعودی حکومت میں اقتدار کے لئے جو رسہ کشی ہو گی اس میں ابو بکر بغدادی کی خلافت کے زیر زمین موسس بانیان حکم فرمائیں گے کہ سعودی حکومت میں قیادت ان لوگوں کو دی جائے گی جو داعش چھاپ بغدادی کی خلافت کو حرمین پر حکمران تسلیم کریں گے تو ذیلی بادشاہت اسکو دی جائیں گی۔ پھر اس وقت جملہ وظیفہ خور حدیث پرست مذہبی ٹھیکیدار موجودہ حکومت سے وفاداریاں ختم کر کے نئے سامراجی خلیفہ کی خلافت کے لئے نیا ماڈل حدیثیں لے آئیں گے اور وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل کعبۃ اللہ کے باب عبد العزیز پر کھڑے ہو کر اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے چیخ و پکار کرے گا کہ مسلمانو! اٹھو قرآن کو خطرہ ہے۔

علامہ اقبال نے جو اصطلاح "خودی" ایجاد کی ہے جس کا ایک ترجمہ میں خودداری سمجھ سکا ہوں یہ چیز قرآن حکیم کی تعلیم سے ہی مل سکتی ہے دشمنان اسلام نے جو رد قرآن کی خاطر علم روایات ایجاد کیا ہے جس میں ارسطو اور افلاطون کے تصوف کی فلاسفی ہی سمائی گئی ہے جس کا لازمی نتیجہ استحقاق حق کے لئے جو قائدانہ حوصلہ قرآن کی تعلیم سے ملتا ہے تصوف میں اور علم حدیث میں اس سے دستبرداری کی تعلیم دی گئی ہے نیز فراریت کی تعلیم دی گئی ہے سو جب سے بنو عباس کے دور اقتدار سے قرآن کو نصاب تعلیم اور عدالتی قانون سے معزول کر کے ہٹایا گیا اور اسکی جگہ یہود، مجوس اور نصاریٰ کی تیار کردہ علم روایات کو مأخذ دین قرار دیا گیا اس زمانہ سے لیکر آج تک مسلم امت روبزوال ہے اس زوال کے مثالوں کی بڑی لمبی داستان ہے جو تاہنوز جاری وساری ہے۔

ہم آہ بھی کہتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا ہی نہیں ہوتا

ملت اسلامیہ کے نام پر جتنے بھی فرقے منسوب ہیں ان سب کی بنیاد خلاف قرآن علم حدیث کی روایات پر ہے، اہل سنت کی حدیثیں جدا، اہل حدیث کی حدیثیں جدا اہل شیعت کی حدیثیں جدا دیوبندیوں بریلویوں کی حدیثیں جدا جدا، نہ صرف اتنا بلکہ سب کی حدیثیں ایک دوسرے سے متصادم اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن یہ سارے فرقوں والے ایک دوسرے کی حدیثوں کو غلط اور جھوٹ قرار دینے کے باوجود ایک دوسرے پر کبھی بھی منکر حدیث کا الزام نہیں لگاتے جبکہ ہم قرآنی علم والے قوانین قرآن کی جملہ آیات کو احسن الحدیث بہتر حدیثیں ماننے کے بعد انپر مکمل ایمان بھی رکھتے ہیں تو مذکور قرآن مخالف فرقوں والے لوگ ہمیں منکر حدیث کہکر مشہور کرتے ہیں، یہ تو اسطرح ہوا جیسے بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ نواب اسلم رئیسانی نے کہا تھا کہ ڈگری پھر بھی ڈگری ہوتی ہے خواہ وہ جھوٹی کیوں نہ ہو اسکے علاوہ عام مولوی حضرات بھی رئیسانی صاحب کے بقول کہتے ہیں کہ ضعیف حدیث پھر بھی تو حدیث ہے یہ بات تو ہوئی عام مولویوں کی لیکن میں تو ایک خاص مولوی مولانا مفتیء اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع بانی دار العلوم کراچی کی بات بتاتا ہوں جسکے پاس میں نے بخاری اور مؤطا امام مالک کے کچھ حصے پڑھے ہیں انہوں نے فرمایا کہ فضائل اعمال کیلئے سلف صالحین نے ضعیف حدیثوں کو قبول کیا ہے۔

تیرہ سو سال سے مجوسیت اسلام کے لبادہ میں بے خطر رواں دواں

باب: من صلی وقدامه تنور اونار او شیء مما یعبد فاراد به وجه الله عزوجل وقال الزهری اخبرنی انس بن مالك قال قال النبی ﷺ عرضت علی النار وانا اصلی۔ حوالہ بخاری کتاب الصلوٰۃ باب (292) ترجمہ جس شخص نے نماز پڑھی ایسے حال میں کہ اسکے سامنے تنور ہو یا آگ پھر ارادہ کرے اس سے اللہ کی رضا کا اور زہری نے کہا کہ خبر دی مجھے انس بن مالک نے کہا کہ کہا نبی ﷺ نے کہ پیش کی گئی میرے سامنے آگ ایسے حال میں جو میں نماز پڑھ رہا تھا۔

اس باب کی عربی عبارت میں ایک تو امام بخاری کا اپنا فقہی نظریہ ہے دوسرے نمبر پر امام زہری کی ایک حدیث ہے جس میں جناب رسول علیہ السلام کو آگ کی پوجا کرنے والا ثابت کیا گیا ہے۔ امام بخاری کے باب کی عبارت میں اسکا اپنا فقہی نظریہ یہ ملا کہ وہ اللہ کی رضا کی نیت سے آگ کی پوجا اور عبادت کو وہ جائز قرار دیتے ہیں ساتھ ساتھ ہر اس چیز جسکی پوجا کرنے کا دنیا کے اندر رواج ہو یعنی وہ بت ہو خواہ قبر ہو یا کوئی بھی ایسی چیز ہو جو اسے سامنے رکھ کر پوجنے سے اگر اللہ کی رضا طلب کرے تو یہ اسکے نزدیک جائز ہے

جناب قارئین! غور فرمائیں کہ امام زہری نے اپنی من گھڑت اور جھوٹی حدیث کے ساتھ معاذ اللہ جناب رسول اللہ کو آتش پرست مجوسی ثابت کیا اور دوسرے امام امام بخاری نے اس جعلی حدیث کی آڑ میں آتش پرستی کے ساتھ ہر قسم کی پرستش بت پرستی، یا قبر پرستی وغیرہ کی پوجا کرنے کو جائز بھی کہا اور ایسی پوجا کا نام قرآن حکیم کی نہایت ہی اہم اصطلاح جس پر قرآن کے انقلابی نظام کا دارومدار ہے یعنی "الصلوٰۃ" کے ترجمہ میں ان پوجاؤں کو لے آیا ہے امام بخاری کی اس ہنر مندی پر علماء امت کیوں چپ ہیں جو بخاری علم حدیث کا باوا آدم بنا ہوا ہے وہ صلوٰۃ کی معنی میں جب آگ کی پوجا، قبروں کی پوجا، بتوں کی پوجا کو داخل کر رہا ہے تو اسے کوئی کچھ بھی نہیں کہہ رہا اسی وجہ سے ان حدیث سازوں نے جو صلوٰۃ کی معنی مروج نماز مشہور کی ہوئی ہے وہ بھی اوپر کی پوجاؤں کی طرح کی ایک یوٹوپیائی تخیلاتی پوجا ہی ہے نہ کہ اللہ کی عبادت جو قرآن میں سمجھائی ہوئی ہے بحوالہ: سورت ماعون اور سورت الکوثر۔